فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

الحمد للہ والمنۃ کہ در یں زمان ہدایت اقتران بفضل ایزد منان نسخہ

دلائل سنیّۃ
فی
اجوبۃ المسائل السُنیّۃ

یکی از تالیفات بابرکات جناب ممدوح اکابر انام موہبت فرمائے خاص و عام تعلیم فرمائے تعلّم گاہ مطالب عالیہ علامۂ زمن مولوی سید علی حسن صاحب سلمہ رب ذو المنن جائیسی ارشد تلامذہ

جناب علیین مکان طاب ثراہ
وجعل الجنۃ مثواہ

حسب ارشاد فیض بنیاد نجم الملۃ والدین جناب سید نجم الدین حسن صاحب قبلہ دام اقبالہ بہاء

در مطبع حسینی اثنا عشری بحسن اہتمام سید عابد علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ مجیب السائل والصلوۃ علی سید رسلہ سید المبعوث بقوی الدلائل
والہ اشرف الذرائع والوسائل ولعنۃ اللہ علی اعدائہم الاوغاد الرذائل

اما بعد یہ رسالہ ہے مشتمل جواب سوالات اہلسنت کے اضعف العباد السید علی حسن
عفی عنہ نے کہ بکمال عجلت محض نظر باظہار حق وحمایت دین حقہ اونہین کے
کتابون سے بمضمون اسکے کہ فان القول ما قالت حذام قلوب جانب مخالف
مین اعتبار زائد ہوگا لکھا اور نام اس رسالہ کا ادلہ سنیہ فی اجوبۃ المسائل السنیہ
رکھا وعلی اللہ التوکل وبالنبی والمعصومین علیہم السلام التوسل

سوال ۱ عقیدہ امامت جزو ایمان ہے اوسکا ثبوت یقینی چاہئے پہر نہ کلام اللہ
مین اوسکا پتہ اور نہ احادیث متواترہ مین اوسکا ذکر جواب موجہ بیان
فرمائین اور آمین غائین مین نہ اوڑائین۔

جواب بلاشبہ ثبوت اوسکا یقینی چاہیے اور اثبات پر اوسکے دلائل
عقلیہ ونقلیہ قائم ہین اہلسنت کو عقل سے کام نہین اسلیے بعض دلائل
نقلیہ پر اکتفا ہوتی ہے قرآن مجید مین قول حقتعالی موجود ہے کہ حضرت
ابراہیمؑ سے خطاب فرمایا ہی اِنّی جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِی
یعنی مین گردانی والا ہون تمکو واسطے آدمیون کے امام عرض کیا ابراہیمؑ نے
اور اولاد سے میرے یہان امام یعنی پیغمبر ونائب پیغمبر دونون کے ہین
چنانچہ اسکی تفسیر مین ابن مغازلی شافعی نے مناقب مین ابن مسعود سے
روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ دعای حضرت ابراہیمؑ منتہی ہوئی
طرف میرے اور طرف علیؑ کے کہ ہم مین سے کسی نے کبھی بت کو سجدہ نہین کیا
پس مجھے نبیؐ کیا اور علیؑ کو وصی کیا انتہی پس اس سے معلوم ہوا کہ مقرر کرنا
نبیؐ وامام کا کار حق تعالی ہے کار خلق نہین اور مستحق نبوت وامامت وہ ہے
جسنے کبھی بت کو سجدہ نہ کیا ہو پھر فرمایا حقتعالی نے لَا یَنَالُ عَہْدِی الظَّالِمِیْنَ
یعنی میرے عہد کو ظالمین نہ پاوینگے یہانسے امامت کا ہونا حقتعالی سے
ظاہر اور یہی جلالت امامت پر دلیل باہر ہے اور حدیث تو بین الفریقین مشہور
اور متواتر ہے کہ من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ
یعنی جسنے امام زمان کو اپنے نہ پہچانا اوسکی موت جاہلیت کی ہوگی معلوم
نہین کہ اہلسنت نے کسکو اپنے زمانے کا امام قرار دیا اور موت اونکی
کس طور پر ہوتی ہے اور تعجب ہے کہ فاعل فعل جملہ امور سائر تو خداتعالی کو
جانتے ہین باینہمہ حق تعالے کو فاعل امر امامت نہین جانتے اور

اوسکو باختیار خلق گردانتے ہین۔

سوال۲ اگر یہ انما ولیکم اللہ سے امامت حضرت امیر علیہ السلام کے ثابت ہوتی ہر تو اس سے اور اماموں کی امامت باطل ہوتی ہر چنانچہ لفظ انما ظاہر ہے۔

جواب۲ مدخول لفظ انما صیغہ جمع ہے اور بنا بر مذہب شیعہ کے جمیع ائمہ معصومین علیہم السلام نے حال رکوع مین سائل کو عطا کیا ہے پس انحصار امامت کا ائمہ اثنا عشر مین ہوگا اور بہت سے روایات و احادیث فریقین امامت ائمہ اثنا عشر پر دال ہین دیدۂ حق بین چاہیے صراط مستقیم مین فیروزآبادی صاحب قاموس نے لکھا ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ مینے دیکھا ساق عرش پر لکھا ہوا ساتھ نور کے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تائید کی مین نے اونکے ساتھ علیؑ کے اور نصرت کی مین نے اونکے ساتھ علیؑ کے بعد اوسکے بعد اونکے حسنؑ و حسینؑ بعد اوسکے دیکھا مینے علیؑ علیؑ علیؑ محمد محمد جعفر موسیٰ حسن حجۃ پس کہا مینے خداوندا یہ لوگ کون ہین ندا آئی کہ یہ امام ہین بعد تمہارے اور بہترین ذریت تمہارے ہین۔

سوال۳ لفظ ولی کے معنی حاکم ہونے پر کونسی کتاب لغت شاہد ہے اور اگر کوئی کتاب اسپر دلالت کرتی ہے تو کونسی ضرورت ہر کہ معنی مشہور محبوب کے چھوڑ کر یہ معنی لیتے ہین باینہمہ جب احتمال آگیا تو پھر کلام مشتبہ ہوگئے قابل استدلال نہ رہے وہ بھی ایسے ضروریات دین کے لیے۔

جواب۳ غیاث اللغات جسکے مولف سنی المذہب ہین چھپکر دست بدست پھر رہی ہے اوسمین سے ولی کے معنی حاکم کے موجود ہین اور اس آیہ مین تو بجز حاکم کے اور معنی درست نہین ہو سکتے اسواسطے کہ اسکے معنی یہ ہوئے

کہ نہین حاکم تمہارا سے مگر خدا اور رسول اور وہ لوگ کہ جنکے اوصاف سے اقامت
صلواۃ و عطاے زکوۃ در حال رکوع ہے اور اگر دوست و ناصر کے معنی لیے
جاوین تو انحصار دوست اور ناصر ہونیکا اونہین لوگونپر ہوگا کہ جو موصوف
بہ صفات مذکورہ فی الآیہ ہین حالانکہ یہہ خلاف واقع و منافی فرمودۂ حقتعالیٰ ہے
اسواسطے کہ جملہ مومنین آپسمین دوست و ناصر ہین خواہ وہ در حال رکوع زکوۃ
دیوین یا نہ دیوین وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا
بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِکَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ
بہ تحقیق کہ وہ لوگ ایمان لائے اور مہاجرت کی اور جہاد کیا ساتھ اپنے مالون کے
اور جانون کے بیچ راہ خدا کے اور وہ لوگ کہ پناہ دے اونہون نے اور
مدد کی وہ لوگ اونکے دوست ہین بعض کے اور ظاہر ہے کہ کسی نے مومنین
مہاجرین و مجاہدین وغیرہم سے زکوۃ حال رکوع مین نہین دی اور احتمال کا
حال جو لکہا تو وجہ کے معنی مشہور منہہ کے ہین پس چاہیے کہ وجہ اللہ مین معنی منہہ
کے لو اور خدا کے واسطے جسمیت ثابت کرو حالانکہ یہ خلاف عقیدہ اہل اسلام ہے

سوال ۲ امام زمان باہر کیون نہین آتے اور تشریف لا کر دین نبی کی تائید
کیون نہین کرتے اگر عذر تقیہ تہا تو پہلے شیعیان ایران و ہند و ملخصان دکن
و سندہ کی تعداد لاکہون کو پہونچ گئے ہون اگر ان شیعون کو حضرت امام
ایماندار نہین سمجہتے ہور بظاہر ہوگا تو یہی ہوگا تو ویسے فرماوے۔

جواب ۲ جناب رسول خدا نے صلح حدیبیہ کیون فرمائی غار مین پوشیدہ
کیون ہوے یا ان آپ بیچ کہتے ہین جو یار غار ہونیکا دعوی کرتے تہے

وہ چھپنے کے وقت تو یار غار بن تے تھے اور جنگ مین فرار کرنے سے عار نہ کرتے تھے
اسی وجہ سے حضرت کو اونکے ایمان پر بھروسہ نہ تھا اور موافق روایت
جمع بین الصحیحین تو آپ نے صاف صاف فرما دیا کہ اے عائشہ اگر تیرے قوم
قریب العہد بہ جاہلیت یا قریب العہد بکفر یا قریب العہد بشرک نہوتے
علی اختلاف النسخ اور یہی خوف اسکا نہوتا کہ اونکے قلوب پھر جاوینگے تو خانہ کعبہ کو
مین موافق اساس ابراہیم کے بناتا فرمائیے قوم عائشہ کون لوگ تھے اور
یہ تقیہ نہین ہے تو کیا ہے فرعون کا حال دیکھیے کہ وہ تو ون خدائی کرتا رہا بندگان
خدا کو کہ اوسمین اطفال بے گناہ بھی تھے ناحق قتل کرتا رہا فوج ملائکہ تو موجود
تھی بکثرت اگر بنی آدم شیع نہ تھے لیکن جب مصلحت مقتضی ہوئی اوسی وقت
انتقام ہوا اس شیعون کو بھی آپ بتمام فوج ملائکہ سمجھے بے ایمانی کا گمان اونپر
نہ کیجیے اسواسطے کہ وہ مطیع معصوم ہین اور معصوم پر احتمال خطا نہین بخلاف پہلے
خلفا کے کہ وہ بسبب عدم عصمت کے جائز الخطا ہین اور اونکے خطاؤن کے
تصریحات احادیث نبویہ مین موافق آپکی کتب کے وارد ہوئی ہے اسی مقام سے
سمجھ لیجیے جو حدیث اوپر مذکور ہوئی ہی مصرع تا سیاہ روی شود ہر کہ درو غش باشد

سوال ۵ امام کا تقرر اس غرض سے ہے کہ امتون کو غلطی نہو تو حضرت امام
رو پوش رہنے مین خطا وار ہین اور اگر کوئی اور غرض ہے تو ضرورت ہی
کیا تھی کہ جو ایمان مین ایک تیسرے پچر امامت کی لگا ہے اور پھر سنیون پر
بوجہ خلافت خلفا کے جو معصوم نہین کیا اعتراض رہا ــــ

جواب ۵ جس غرض سے تقرر پیغمبر ہے اوسی غرض سے تقرر امام ہی اسے

جو وجہہ واسطے پوشیدگی جناب رسالتمآب صلعم کی اور جاری رہنے ہدایت کی تا ایام پوشیدگی تجویز کیجیے گا وہی وجہہ بجنسہ یہان بہی تجویز ہو گے اور سزای اتالیقی خدا و پیغمبر بدست خالق اکبر ہے اور خلافت تو آپکی خلفا کے بقول فخر رازی کہ وہ تمہارا امام ہی اور خلافت مین عصمت کو شرط جانتا ہی باطل ہوی جاتی ہے سنیون کا قصور اتنا ہے کہ جائز الخطا کو خلیفہ پیغمبر جانتے ہین پہلی اپنے گہر کے خبر لیجئے پہر اور ونکو خبردار کیجے گا مگر مصرعہ کہ خویشتن گم است کرا رہبری کند

سوال ۶ کلام اللہ بجنسہ محفوظ ہے تو اول تو احادیث کلینی اور اتفاق مذہب کا کیا جواب دوسری آیات مدح صحابہ مثل والسابقون الاولون الخ اور والذین ہاجروا وجاہدوا الخ اور والذین معہ اشداء علی الکفار وغیرہ پر ایمان مین کیا دیر ہے اور اگر صحابہ کے ایمان مین کلام ہی تو سوا اونکی جو کوئی ان آیات کا مصداق ہی اوسکے ایمان پر کیا دلیل ہے ایسی دلیل جس سے خوارج کو ساکت کرنے کو پیش کرو

جواب ۶ شیخ عبدالحق دہلوی کتاب رجال مشکواۃ مین لکہتے ہین کہ تین سو آیتین حق علی بن ابیطالب مین نازل ہوئین کہ اسقدر آیتین حضرت علی کی شان مین مصحف موجود مین نہین ہین اور سیوطی نے تو اتقان مین بہت کچہ ضایع ہونا قران کا لکہا ہی اور درمنثور مین ہے کہ کوئی نہ کہے کہ مینے تمام قرآن کو پڑہا تحقیق کہ قران سے بہت کچہ جاتا رہا انتہی پس اگر قرآن مجید بجنسہ محفوظ ہے تو اسکا کیا جواب اور آیہ السابقون الاولون وغیرہ

سی فضیلت اونہین صحابہ کی پائی جاتی ہے کہ جنہین یہہ اوصاف ہون
اور آپکی خاشا تو بتصریح آپکی علما کے ان اوصاف کے ساتھہ موصوف کے
نہتہی بجز فرار کے حالت حیات مین رسول خدا کے اور سخت گیری مین
آل اطہار کے بعد وفات اوس جناب کے اور کسی چیز مین سبقت نہین لیگئی
دیکہیی ملل و نحل شہرستانی کو کہ کوئی دقیقہ ایذادہی کا نسبت عترت اطہار کے
آپ کی خلفای کبار سی نہین چہوٹا اور مالک ابن نویرہ و سعد ابن عبادہ
و ابوذر غفاری و ابن مسعود وغیرہ صحابہ مقبولین کے بہی باعث ہلاکت
ہوے فقط

سوال اگر کلام اللہ غیر محفوظ ہے تو اول تو اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ
اِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ وغیرہ کا کیا جواب ہے دوسری بشہادت حدیث
ثقلین وہ شیعون کو ثقلین کے ساتھہ تمسک باقی نہوگا فقط

جواب خلیفہ ثالث نے تو بہت سے قران جلوا دئی اور جنگ یمامہ
مین تو اکثر قرا شہید ہوی اس سی غیر محفوظ ہونا کلام اللہ کا ظاہر ہوتا ہے
توپہر اِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ کا مصداق آپ کیونکر قرار دینگے اور تصدیق
قول خداوند عالم کیونکر کرینگے اور خلیفہ ثانی نے جو کہا کہ ہمین کتاب
خدا کافی ہے اونکی کفایت کون کریگا نہی دین و ایمان کہ رسول خدا
نے واسطی اطاعت ثقلین کے حکم دیا اور برخلاف اوسکے عہود ثلاثہ
مین بجز آتش افروزی کے نسبت ثقلین کے اور کچھہ ظہور مین نہ آیا
عجب بات ہے کہ پیر و مرشد تو آپ کے جلا وین اور جواب ہمسی پوچھین

سوال حضرت امام عسکری علیہ السلام نے جو اسی کلام اللہ کی تفسیر لکھی اور بانی کلام اللہ کی تفسیر نہ لکھی تو گویا اونکو بھی مثل اور شیعون کے کلام اللہ یاد نہ تھا فقط

جواب جبکہ قران مجید اصلی سے یاران یار غاب نی روگردانی کے اور جلانے اور جلوانے کو جائز رکھا بلکہ اوسکی جلانے مین اہتمام ایسا کیا کہ عاق مادر نامہربان بھی ہوی اور بہت کچہ بنا بر روایت ورثہ ضایع کیا تو اوسکے تفسیر کون سنتا تہا اور کون سکہنے دیتا تہا اور اپنی خلیفہ ثالث کو تو دیکہی کہ جابجا سے تلاش کروا کی لوگون سے قران مجید کو جمع کروایا کیا اونکو بھی مثل آپ کی خلیفہ ثانی کے کلام اللہ یاد نہ تہا سیوطی نے جامع کبیر مین لکھا ہے کہ عمر ابن خطاب نے آیہ والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار مین بلفظ الانصار کو رفع دیا اور والذین اتبعوھم باحسان سے واو کو جدا اور بلفظ الذین کے ہے موقوف کیا پس زید ابن ثابت نے کہا کہ والذین ہے عمر نے کہا الذین ہے زید نے کہا کہ امیر المومنین عالم ترہین عمر نی کہا ابی ابن کعب کو بلاؤ جب آئے ابن کعب آئی اور اوسے پوچھا تو ابی ابن کعب نے کہا والذین اتبعوھم باحسان ہے قسم ہے خدا کے کہ مجھی رسول خدا نی اسی طرح پڑہایا ہے اور تم بیتان بیچتی تھے اور صحیح مسلم مین مذکور ہے کہ ایک شخص پاس عمر کے آیا اور کہا کہ مجھی احتیاج غسل جنابت

کے ہوئی ہین مہینے پانی نہ پایا عمر نے کہا کہ نماز نہ پڑہ فقط یہانسے صاف ظاہر ہے کہ آیہ تیمم آپکے خلیفہ ثانی کو مطلق یاد نہ تھی اور اسی طور سے بہت سے آیتین ہین کہ آپکی کتابون سے اوسکا یاد نہونا خلیفہ ثانیکو ثابت ہے —

سوال ۹ تقیہ کی کیا سند ہے یعنی کہین کلام اللہ مین حکم یا ارشاد ہوئی ہے کہ کیا کرو اور تقیہ کس غرض سے دین مین داخل ہوا اگر نبی و امام دین بتانی کے لئے آتی ہین تو چہپانی سے کیا معنی اور چہپانیکے لئے آئی ہین تو فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین کے کیا معنی ہین —

جواب ۹ دیکہو اپنی تفسیر بیضاوی کہ آیہ الا ان تتقوا منہم تقٰۃ اور آیہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان کی تفسیر مین کیا لکہتی ہین اور کس شد و مد سے حسب ارشاد نبوی تقیہ کو جائز کرتی ہین بلکہ لکہا ہے کہ بعض قرا نے تقٰۃ کو تقیّۃ پڑہا ہے اور تقیہ تو شعار پیغمبرون کا ہے بیضاوی مین قصہ حضرت موسیٰ مین تفسیر آیہ وفعلت فعلتك التی فعلت مین لکہا ہے کان موسی یعایشہم بالتقیۃ یعنی حضرت موسیٰ بسر کرتی تہے فرعونیون مین بتقیہ اور فردوس دیلمی مین جناب امیرؑ سے منقول ہے التقیۃ دینی ودین ابائی یعنی تقیہ دین میرا ہے اور میرے آبا کا اور حدیث جمع بین الصحیحین جو بنر بانی ام المؤمنین دربارہ بنای خانہ کعبہ اوپر گذر چکی ہے واسطے اثبات تقیہ کے کافی ہے

اور مواہب لدنیہ میں مذکور ہے ماذال النبی مستخفیا حتی نزل
فاصدع بما تومر قالوا وکان ذالک بعد ثلث سنین من
النبوۃ وھی التی اخفی رسول اللہ امرہ الی ان امرہ اللہ
تعالی باظہارہ فنادی قومہ بالاسلام وصدع بہ یعنی
پیغمبر ہمیشہ اپنی نبوت کو مخفی رکھتے تھے یہانتک کہ آیہ فاصدع الی
آخرہ نازل ہوا اور یہہ حال جناب رسول خدا کا بعد نبوت کی
تین برس تک رہا کہ اپنے امر کو کفار سے چھپای رکھتی تھی یہانتک
کہ اظہار کا حکم ہوا انہیں اپنے قوم کو ساتھ اسلام کے دعوت کیا
جہان فاصدع بما تومر ہے وہان لکم دینکم ولی دین بھی
ہے ذرا موافق دعوی کے اگرچہ محض غلط ہے قران کو دیکھا تو
کیسے حفظ تو اوسکا جبکہ آپ کے خلفا سے نہو سکا تو آپ سے اسکی توقع
بہت بعید ہے فقط

سوال ۱۰ غار میں آپکے ساتھ کون تھا حضرت ابو بکر صدیق تھے
اور یہی کہوگے بعد اسکے کہ خدا اونکو بشہادت لفظ لصاحبہ
کہتا ہے تم کیون نہین کہتے ہو

جواب مصرعہ ہان جنہی کو یار غار تھے او جنگ مین فرار ؛ واضح رہے
زندیق ہو یا صدیق ہو لفظ صاحب سے کچھ فضیلت نہین نکلتی حقتعالے
نے مشرکین کا صاحب رسول خدا کو سورہ والنجم مین فرمایا
کہ ماضل صاحبکم وماغوی اب چاہئی کہ مشرکین کو فضیلت

ہووے تمہارے صاحب پراسلئے کہ رسول خدا کو صاحب اونکا فرمایا
اور یہہ تو صاحب رسول خدا کے تہے اسیطرح خدانی ذوی العقول
کو صاحب غیر ذوی العقول کا فرمایا ہے یاصاحبی السجن حالانکہ
غیر ذوی العقول کیسے طرح ذوی العقول سے اشرف نہین اور صحابے
کہتی ہین ہمکو تامل نہین ولیکن سہ صحابہ گرچہ جملہ کالنجوم اند؛ وبلے
بعضی کوکب نحس و شوم اند؛ ہرکہ را روی بہبہبودی نداشت؛ دیدن
روی نبی سودی نداشت؛ —

سوال ۱۱ حضرت ابوبکر کی شانمین اللہ کلام اللہ مین ان اللہ معنا
فرماتا ہے خدا تو اونکا ساتہہ دی تم کیون نہین دیتی —

جواب ۱۱ ای صاحب خداوند عالم یہہ لفظ اونکے شان مین کیون
کہنی لگا اسلئے کہ جو کہ ساتہہ اوسکے رسول کا نہ حال حیات مین بوقت
جہاد دیوی وہ بعد ممات دفن وکفن مین شریک ہووے اوسکے ساتہہ
تیون ہونے لگا دیکہو مثنوی مولوی روم کہ آپ کے مرشد ہین کیا
فرماتے ہین سہ چون صحابہ حب دنیا داشتند؛ مصطفی را بیکفن
بگذاشتند —

سوال ۱۲ حضرت علی یا آیۃ اہلبیت کی شانمین بہی کہین ان اللہ معنا آیا ہے
جواب ۱۲ سوری کے سورہ اہل بیت کے شان مین نازل ہوئے ہین
ایک دو لفظ ہون تو بتاؤن بلکہ اونکے کنیزون کے باری مین آیتین
نازل ہوئی ہین دیکہو تفسیر علاصمی سہ مدح حیدر کنند عالم بیان باصد زبان

اشیان وجنیان و عرشیان و قدسیان ٭ گیست مداح ابوبکر و عمر خرسنیان
پس بقول ہندیان اپنی ہی موہنہ میان مٹھو بنیان ٭ اور چونکہ جناب امیر علیہ السلام
بحکم آیہ مباہلہ نفس رسول ہین باتفاق فریقین تو اس لفظ معنی مین بہی
شامل ہین اور اس لفظ مین تو شرکت یار غار ہرگز نہین ہو سکتی اگر وہ
شریک ہوتی تو نزول سکینہ مین بہی شریک ہوئے اس لئی کہ جب مومنین
ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ ہوی ہین تو خدا نی نزول سکینہ ایسے
رسول پر بہی کیا ہے اور مومنین پر بہے فانزل اللہ سکینتہ علے
رسولہ و علی المومنین موجود ہی چونکہ یہان سوای رسول خدا
کے اور کوی مستحق نزول سکینہ نہ تہا حق تعالی نے اپنی رسول پر سکینہ
کو نازل کیا اور یار غار محروم رہے سے بس کن حدیث غارکہ عار است
نزد عقل ٭ الحزن و بیقراری شیخ معمبر

سوال ۱۳ حضرت ابو بکر کو حضرت رسول صلعم نے امام بنایا اگر وہ
کافر تہی یا فاسق ہے تو کیون امام بنایا

جواب ۱۳ بروایت موطہ وغیرہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
آلہ نے شہدای احد کی ایمان داری پر گواہی دی تو اونہون نے
کتنا ہی چاہا کہ خود بہی ایمان دار بنین مگر جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ نے یہی فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ بعد میری تم دین مین کیا کیا
ایجاد دین کروگے بہلا رسول خدا صلعم اونکو امام کیون بنانے لگی البتہ
اونکی صدیقہ نے بہ رعایت بنتیت بحال غشی مین سیو لخدا صلعم کے اپنے

مرد فاجر کے پس اسکے صالح ہونیکی دلیل کیونکر ہوگی اور ہماری مذہب
مین بدون اذن امام جو جہاد ہو اسکی غنایم مال امام علیہ السلام ہین علاوہ
اسکی مشرکات بدون جہاد کے بہی مملوک اہل اسلام ہوسکتے ہین فقط

سوال ۱۵ موافق ارشاد آیہ الذین اتیناھم الکتاب یتلونہ
حق تلاوتہ الی آخرہ جو منجملہ علامات ایمان ہے یون معلوم ہوتا ہے
کہ جس فرقہ کے لوگ بکثرت تلاوت کرینگے وہ تو مومن ہونگے باقی کافر
اب فرمائی کہ ایسے لوگ شیعہ ہین یا اہل سنت جواب معقول لکہئے
اور حق تلاوت سے خشوع وخضوع مراد لیتے ہو تو شیعون مین بہی احتمال
نہین اسلئے کہ خشوع کے لئے اعتقاد چاہئے شیعہ کلام اللہ کو بیاض عثمانی
سمجہتے ہین باایںہمہ لفظ حق تلاوت مفعول مطلق ہے اور عامل اوسکا
یتلونہ ہے اسلئے ضرور ہے کہ وہ بہی از قسم تلاوت ہو سو خشوع او خضوع
امر قلبی ہے اور تلاوت امر لسانی فقط

جواب ۱۵ ای صاحب تلاوت اسکی کیجئی گا اوسکو تو تمام وکمال باقی نرکہا
اور جتنا باقی رکہا اوسکی یہہ قدر کی کہ اوسکا لکہنا خون رعاف سے اور بول
سے جائز جانا کما فی شرح المختصر الوقایۃ ان ھذان لساحران
کو آپ کے اسلاف نے غلط کہا سورہ بقر بارہ برس تک یاد نہوی اور
باقی قرآن کا حفظ تو بخیر معلوم ہوتا ہے کثرت پر ناز کرنا بیجا ہے حق تعالی
اوس کثرت کو جو برخلاف اوسکے مرضی کے ہے مذمت فرمائی ہے اور ارشاد
کیا ہے ان اکثرکم فاسقون قلیل کی مدح کے ہے فرمایا ہے قلیل

من عبادی الشکور۔ وکم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ کیا حق تلاوت یہی ہے کہ مودت فی القربیٰ کو بھلا دیوین لا یمسہ الا المطہرون کو مطلقا دہیان مین نہ لاوین فقط

سوال آیہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون سے یون معلوم ہوتا ہے کہ حفظ کلام اللہ خدا کا کام ہے اس صورت مین اہل سنت بندگان خاص ٹھہرے کہ خدا کا کام کرتے ہین اور ادنکا کیا خدا کیطرف اسیطرح منسوب ہوجاتا ہے جیسی راج مزدورون کا بنایا ہوا مکان صاحب مکان کا بنایا ہوا کہا کرتے ہین۔

جواب سے گرتو قران بدین نمط خوانی ۔ بہ بری رونق مسلمانے واہ واہ اسکی بنا بر معنی یہہ ہوی کہ ہمین نے قران کو نازل کیا اور ہمین اسکو یاد بہی کرینگی یہہ تو کہین وسی پڑہین خود الٰی کے سی تہری معنون کو چہوڑکر حرف آشنا ہوتا اور مثل طوطی ومینا کے یاد کرنا یہہ ہرگز خدا کا کام نہین ہے کاش کہین اتنا ہی آپ کے یہان ہوتا اونہیں تو قران کی لفظ کا یاد کرنا ہی ضرور نہین جانتی زو برگ سبز کہہ بذلت نمازین کافی سمجہتی ہین ہان راج مزدورونکا بنایا ہوا طرف مالک کے منسوب ہوتا ہے لیکن اگر کہین اونہون نے برخلاف مرضی مالک عمارت کج بنائی تو ظاہر ہین توا ونکے نزدیک اونکی بن ائی مگر مالک کو بدنام کیا اوپیشگاہ مالک سے سزا یاب بہی ہوے خلق کی جانب سے بہی اونپر نفرین ہوی فقط

سوال ۱۴ شیعون کو کلام اللہ کیون نہین یاد ہوتا ہے اگر یہہ وجہہ ہے کہ
صحابہ اوستاذ کلام اللہ ہین اور اوستاذ کا برا کہنی والا کامیاب نہین
ہوتا تو توبہ کیجئی باقی جو کہین کہین شیعہ ملقب بحافظ ہین یا ایک دو کا کہین
کہین نشان دیتی ہو البتہ اوّل تو کہنی کی باتین ہین اور اگر سچہ بہی ہو
تو اہل سنت کے مقابلہ مین ایک دو حافظ ہونا بڑی شرم کی بات ہے
جواب صحابہ سے کہین مراد لیا ہی اپنے خلفا کو تمنی مراد لیا ہے تو
توبہ کرو وہ استاذ ہوتے تو نوبت جمع کروانیکی اور تلاش کرکے منگانے
کی اور وںسی کا ہیکو آتی مگر جو کہ اوستاذ تہے مثل ابن مسعود وغیرہ کے
اونسے آپکی خلفانے بڑی بے ادبی انسی کی اسوجہہ سے کبہی وہ کلام اللہ
سے کامیاب نہوے فہم معنی تک سے قاصر رہے چنانچہ اول کا متحیر
ہونا معنون مین ابّا و کلالۃ کے اور ثانی کا معقول ہونا ایک عورت
سے باب مہر مین اور ثالث کا مورد طعن ولعن ہونا بینگاہ ام المومنین
سی کبہی بلفظ لعن اللہ و کبہی بلفظ قتل اللہ اور کبہی بلفظ قتل
مثل کشاف و روضۃ الاحباب وغیرہ کے آپکے کتب مین جابجا وارد ہے
اور حال قلت مقبولہ و کثرت مردودہ اوپر آیات سے ہم ثابت کرچکے
فلا نعیدہ ومن لا یکفیہ القلیل لا یجدیہ الکثیر فقط

سوال ۱۵ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حیات النبی ہین تو حضرت فاطمہ نے ترکہ
کیون مانگا زندون کے مال مین میراث جاری نہین ہوتی اور شہید
نظیر دو تو یہہ نظیر کام کی نہین ہے کیونکہ شہید اپنی بہشتی زندہ ہین

اس بدن کے حساب سے تو مردہ ہین ہان جنت مین انکو دوسرا بدن ملجاتا ہے اور موت کا جواب بہی کام کا نہین کیونکہ موت سی حیات جاتی رہتی ہے تو آپ حیات النبی نہین اونہین جانتے تو میراث کی کوئی صورت نہین فقط

جواب بہلی جناب سیدہ نے فدک مین دعوی ہبہ کا فرمایا جب ابوبکر نے اور عمر نے سند ہبہ کو پہاڑ ڈالا اور گواہی علیؑ او حسنینؑ اور ام ایمن وغیرہ کی بہی مقبول نہین ہوئی اوسوقت جناب سیدہؑ نے میراث کا دعوی کیا پس جسطرح سے میراث حضرت داؤد سلیمانؑ کو پہنچی اور جسطرح سے یحیٰؑ وارث حضرت زکریاؑ ہوے اوسیطرح سے حضرت فاطمہ علیہا السلام بہی وارث ہوین زمخشری نے تصریح کی ہے ربیع الابرار مین کہ حضرت سلیمان نے ہزار گہوڑی بوراثت اپنے باپ کے پائے تہے اور کشاف اور بیضاوی مین بہی یہ قول مندرج ہین جسطرح جناب رسالتمآبؐ کا حال بعد وفات کے ہے اوسیطرح سب پیغمبرونکا حال بعد وفات کی ہے بلا تفاوت قال اللہ میرے ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء یعنی خدا نے حرام کیا زمین پر یہہ کہ کہا وے اجسام پیغمبرونکو عجیب بات ہے کہ ازواج رسول خدا کو حجرات رسول خدا پر قابض رہین اور جناب سیدہؑ کا قبضہ فدک سے جو حیات پیغمبر خدا سے بحکم خدا تہا اوٹہا دیا جاوے القبضۃ دلیل الملک حکم شرعی ہے قابض سی گواہ طلب کرنیکی ضرورت نہین ہے جناب سیدہؑ سے کہ قابض نہین

فدک پر گواہ طلب کئے تعجب ہے کہ ماثر گناہ و صدقۂ تجرات پر تو
صادق نہ آوے اور فدک پر صادق آوی اور اگر حیات رسول خدا کو
مانع میراث جانتی ہو تو خلافت بہی آپکے خلفا کی باطل ہو گی اسواسطے کہ
خلافت تو بعد پیغمبر ہوتی ہے اور پہر قول حق تعالی انک میت وانہم
میتون جسکو خلیفہ اول نے آپکی پڑہکر خلیفہ ثانی کو آپکے معقول کیا تہا
کیونکر صادق آویگا افسوس ہے کہ اتنا ہی آپکو معلوم نہین کہ حایل
ہونا موت کا بین الحیاتین واسطی انفاذ میراث وغیرہ کے کافی ہے
اور سوا اسکے حیات اخروی اور حیات دنیوی مین فرق ہے اور حیات
ایک کا دوسری پر قیاس مع الفارق ہی فقط

سوال ۱۹ کلینی وغیرہ کتب شیعہ سے یون معلوم ہوتا ہے کہ فدک
منجملہ اموال فی ہے اور آیہ ما افاء اللہ علی رسولہ سے معلوم ہوتا ہے
کہ اموال فی مملوک نبوی نہ تہی اسلئے کہ اول تو بشہادت آیۂ ذوی
القربی والیتامی والمساکین وغیرہ شریک جنکی کوی تعداد معین
نہین جو اون سب کو پہونچای دوسری بشہادت آیۂ والذین جاؤ
من بعدھم سے یون معلوم ہوتا ہے کہ منجملہ مصارف وہ لوگ بہی
ہین جو ابہی پیدا ہوی اور قیامت تک پیدا ہوتے رہینگے سو اونکی شرکت
تک کی کوئی صورت نہین کیونکہ مالک کا بالفعل موجود ہونا چاہئی بالجملہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون اموال مین ہر ہر فرد کو نہ زمین فدک بانٹتی نہ
اوسکی آمدنی بانٹتی اگر ملک ہوتی تو اون سبہی کی ملک ہوتی اور آپ سزاوار

تقسیم کرتے نہو نہو وقف ہو اس صورت مین حضرت فاطمہ نے کیون طلب کیا
کہ وقف مین نہ میراث جاری ہو نہ ہبہ

جواب آپ کی تحریر سے معلوم ہوا کہ فدک وقف تہا کیا کہی آپکے
ابو بکر مین موجود نہوی والا ابو بکر کو حدیث نحن معاشر کے کہنی کی ضرورت
نہوتی جسوقت جناب سیدہ نے میراث کا دعوی کیا تہا اوسوقت خلیفہ
اول کہدیتی کہ یہہ وقف ہے اور حدیث نحن معاشر سے تو یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ ملوک نبوی تہا بعد حیوۃ جنابکے صدقہ ہوا مصرع بہ بین تفاوت رہ
از کجاست تا بہ کجا غرضکہ بہرکیف آپنے آیہ قرآن مجید کو غلط لکہا اسی مقام
سے حافظ ہونیکو دیکہا جا ہی مخاطب کہینگا الحق مرثیت ہو رہے بہرکیف
اب ہم اس آیہ شریفہ کو معہ اوسکی تفسیر کے جلالین سے لکہتی ہین وما
افاء الله ردّ الله علی رسولہ منہم فما اوجفتم اسرعتم یا مسلمین
علیہ من خیل ولا رکاب ای ابل ای دقتا مولو فیہ مشقۃ ولکن الله یسلط
رسلہ علی من یشاء والله علی کل شیٔ قدیر فلاحق لکم فیہ ویختص
بہ النبی ومن ذکر معہ فی الایہ الثانیۃ من الاصناف الاربعۃ علی
ماکان یقسمہ من ان لکل منہم خمس الخمس ولہ صلی الله علیہ والہ
الباقی یفعل فیہ ما یشاء فاعطا منہ المہاجرین وثلثۃ من الانصار
لفقرہم ما افاء الله علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول
لذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل ای یستحقہ النبی
والاصناف الاربعۃ علی ماکان یقسمہ من ان لکل من الاربعۃ

خمس الخمس ولله الباقی بنابر تفسیر جلالین خلاصہ اسکا یہ ہے کہ جو اسطرح
کی فی ہے اوسمین حق کسی کا نہین وہ مخصوص خدا اور رسولؐ وذوی
القربی ویتامی ومساکین وابن السبیل ہے اور احادیث اہلبیت علیہم
السلام سے کہ وہ اعلم بالقرآن ہین اور خطا سے محفوظ ہین یون معلوم
ہوتا ہے کہ اس آیہ مین یتامی ومساکین وابن السبیل اہلبیت علیہم السلام
مراد ہین اور ظاہر بھی یہی ہے والا اختصاص کی کوئی صورت نہین اور
مجمع البحرین مین مذکور ہے کہ فدک ایک قریہ ہے قریہ ہای یہود سے مدینہ
سے دو روز کے فاصلہ پر واقع ہے اور یہہ قریہ وہ قریہ ہے کہ حق تعالی
نے ارزانی کیا اوسے اپنے رسول پر اسلیئے کہ اوسکو فتح کیا رسولخداؐ وعلی
مرتضیؑ نے اور کوی شریک اسکی فتح مین نہ تہا پس اوسی حکم فی کا جاتا
رہا اور انفال کا نام لازم ہوا اور موئید اسکی وہ روایتین ہین کہ جو کتب
اہل سنت مین مذکور ہین معجم البلدان یاقوت حموی شافعی مین روضۃ
الصفا ومعارج النبوۃ ملا معین مین ومقصد اقصی مین کہ یہہ سب کتابین
اہل سنت کی ہین مذکور ہے کہ فدک وہ فی ہے کہ لشکرکشی اوسپر نہ ہوئی تہی
اور وہ مخصوص جناب رسالتمآب تہا حضرت جبریل یہہ آیہ لیکر نازل ہوے
وآت ذا القربی حقہ یعنی حق عزیز و نکا دیجیئے رسولخداؐ نے پوچہا میرے
عزیز کون ہین اور حق اونکا کیا ہے جبرئیل نے کہا فاطمہؑ ہین جو انکو فدک
کو اونہین دیجیئے اور جو کچہ حق خدا ورسول ہے فدک مین وہ بہی دیجیئے
پیغمبر خداؐ نے فاطمہؑ کو بلایا اور ہبہ کا وثیقہ لکہدیا اور اوسی وثیقہ کو ہبہ

جناب رسالتمآب کے جناب فاطمہ پیش خلیفہ اول لائین تھین انتہی اور سیوطی
نے درمنثور مین اسی آیت کی تفسیر مین کہا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی
رسولخدا نے فاطمہ کو بلایا اور فدک اونہین عطا کیا اور شیخ علی متقی نے کنز العمال
مین بہی باب صلہ رحم مین ابو سعید خدری سے روایت لکہی ہے لما نزلت
وات ذا القربی حقہ قال النبی یا فاطمۃ لک فدک یعنی جسوقت نازل
ہوئی یہ آیت کہا رسولخدا نے یا فاطمہ واسطی تمہاری ہے فدک انتہی پس
اگر فدک ملک سبکی ہوتی تو رسولخدا جناب فاطمہ کو کیون دیتے اور سند بہہ
کیون لکہتی اور اوسی سند کو جب خلیفہ اول نے عامل فاطمہ کو فدک سے
نکالا اور جناب سیدہ نے وہ سند دکہائی تو ابو بکر نے بہی کیون لکہی کہ
جسکو خلیفہ ثانی نے پہاڑ ڈالا چنانچہ برہان الدین حلبی شافعی نے سیرۃ عین
اپنی اور ابن جوزی نے روایت کی ہے کہ ان ابا بکر کتب لہا بفدک
فدخل علیہ عمر فقال ما ہذا قال کتاب کتبتہ لفاطمۃ میراثہا
من ابیہا فقال ماذا ینفق علی المسلمین وقد حاربتک العرب
کما تری ثم اخذ الکتاب فشقہ یعنی ابی بکر نے سند فدک لکہدی عمر
آئی پوچہا کہ یہہ کیا ہے ابو بکر نے کہا کہ سند ہے کہ مینی لکہی ہے واسطے فاطمہ
کے کہ میراث اونکے ہے کہ پائی ہے اپنے باپ سے عمر نے کہا کہ مسلمانونکو
کیا دیا جاویگا حالانکہ عرب سے لڑائی درپیش ہے جیسا کہ دیکہتی ہو
اوسکے بعد اوسکی سند کو لیکر پہاڑ ڈالا اور قطع نظر ان امور کے جو مذکور
ہوئی آیا جناب سیدہ کا حق اوسمین کسیطرح کا تہا یا نہین پہر متعلقا بہ خلل

کیون کیا اگر وقف ہونیکو بہی ہم مان لین تو منجلہ موقوف علیہم کے حضرت
فاطمہ ہے تہین یا نہ تہین بجز عداوت کے اور تو کوی سبب محروم کرنیکا معلوم
نہین ہوتا ہزار حیف کہ خلیفہ اول نے دعوی جابر انصاری کو اور حسنی کہا در باب
وعدہ رسولخدا آپ دون گواہون کے قبول کیا اور جناب سیدہ کہ معصومہ
بنص آیہ تطہیر اور پارہ جگر حضرت رسول کی تہین نہ اونکی دعوی کو قبول کیا اور
نہ اونکے لائی ہوئی گواہ مثل علی و حسنین کے مقبول ہوئے اگر پاسداری
رسولخدا کے ہوتے تو درصورتیکہ فدک مال مسلمین کا ہوتا مسلمانونسے منت
کرنکے جناب سیدہ کو دلوا دیتے جیسا کہ رسولخدا نے فدای ابو العاص کو
کہ زینب بنت رسولخدا نے بہیجا تہا اور وہ ایک قلادہ تہا کہ مادر زینب
نے زینب کو دیا تہا حضرت نے مسلمانون سے اجازت لیکر اوس فدیہ
کو مسترد فرما دیا کیا دینداری یہی ہے کہ اپنی بیٹیون کو تو دس دس ہزار
درہم سالانہ دیکے منافع فدک سے منتفع کیا گئے اور خلیفہ ثالث نے تو بلا
اجازت مسلمانونکے فدک کو مروان کو دیا اور کہا کہ حق رسولخدا اور اوسکے
خلیفہ کا مال ہوتا ہے اب بتائی کہ وقف کہان گیا اور الذین جاؤ من
بعدہم تو کیا کہ الذین حذروا بہی محروم کئے گئے نہ ذی القربی کو
ملا نہ ایتام کو نہ مساکین کو نہ ابن السبیل کو حلوائی نے دودہ سمجہ کر خود ہی
نوش کیا اور اپنے یارونکو بہی کہلا یا احسانات بیحد کو جنکی بدولت بادشاہ
وقت کہلائی بالکل بہلا یا کہانتک لکہون اپکے مذہب کے علما بہت کچہہ
لکہہ گئی ہین سے مرمرا باوجہی آید زروی اعتقاد حق زہرا خوردن و دین ہم بزور غصب

انصاف کیا ہے اس مقام پر ابن ابی الحدید معتزلی نے کہ وہ کہتے ہین
کہ اگر خلیفہ اول قول جناب سیدہ کو در بارہ فدک مان لیتی تو پہر باب
خلافت مین بہی قول اوس معصومہ کا ماننا پڑتا فقط

سوال اگر خطاب فانکحوا عام ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی چار سے زیادہ کرنیکی وجہہ بیان فرمائی اور خاص ہے تو خطاب
یوصیکم اللہ بہی خاص ہی ہوگا اور اس صورت مین حضرت فاطمہ
نے دعوی میراث کیون کیا اور اگر آیہ یا ایہا النبی سے تخصیص
فانکحوا کرتے ہو تو اول تو بعد تاخیر نزول آیہ یا ایہا النبی یہہ بات
متصور ہی اور الہ معلوم ایسی دوسری تخصیص بلکہ اسی بہی زیادہ تو بوسیلہ
احل لکم ما وراء ذلکم سبکی لئے متصور ہے

جواب اول تو تخصیص عمومات قران مجید کے منحصر قران مجید ہی
مین نہین اور دوسرے یہہ کچہہ ضرور نہین کہ اگر ایک آیت کی تخصیص
ہووی تو دوسری آیت کے بہی تخصیص ہووے بہت سے عموم قران
مجید ہین کہ تمام خلق اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون مین
برابر ہین مثل اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین
واذا طلقتموا النساء وغیر ذلک من الاحکام تیسری یہہ کہ اجتہاد
بمقابلہ نص جائز نہین اور تصریح فخر رازی سے تفسیر کبیر مین یہہ معلوم
ہوتا ہے کہ رای اکثر مجتہدین اہلسنت تخصیص یوصیکم اللہ ہے اور چوتہی
یہہ کہ اجماع کرنا مخالفت پر حکم اہلبیت طاہرین علیہم السلام کے قابل سماعت

نہین ہے اسلئے کہ اہلبیت طاہرین علیہم السلام بمفاد آیہ کریمہ فاسئلوا
اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون و بمضمون آیہ شریفہ و ما یعلم
تاویله الا الله والراسخون فی العلم کے اہل ذکر و الراسخون فی
العلم ہین و بمضمون صدق مشحون حدیث نبوی صلعم متفق علیہ بین الفریقین
مثل اهل بیتی کسفینة نوح من رکبها نجی و من تخلف عنها
غرق وہوی باعث نجات خلق ہین پس خلوق خدا مامور اونکے اطاعت
پر ہے اور ناراضی جناب سیدہ ع ابوبکر سے ثابت ہے بروایت صحیح بخاری
کہ آپ کے نزدیک مرتبہ اوسکا بعد کتاب باری ہے فغضبت فاطمة
ولم تتکلم حتی ماتت وانها اوصت ان تدفن سرا لیلا لئلا
یحضر جنازتها من غصب حقها وارثها یعنی جناب سیدہ غضبناک
ہوئین اور کلام نکیا ابی بکر سے تا دم مرگ اور وصیت کے کہ دفن کیجاوین
پوشیدہ شب کو تا کہ جنازہ پر نہ آوین وہ جسنے غصب کیا حق کو اوس جنابکے
اور ارث کو پانچوین یہہ کہ بجز ابوبکر کے اور کسی نے یہہ روایت نحن
معاشر الانبیاء الخ کی نقل نہین کے حالانکہ کذب اس روایت کا ظاہر
ہے اون آیتونسے جس سے وارث ہونا پیغمبرونکا ثابت ہوتا ہے جیسا کہ اوپر
ہمنے ثابت کیا ہے علاوہ اسکی ناواقف ہونا ابوبکر کا معنی قرانسی اور بیان
جسکا سبب بیان پر عدم واقفیت اونکے محاورات عرب سے توشیح شرح
صحیح بخاری مین ہمنی اوسمین لکہا ہے قال النبی صلی الله علیه وآله انت
اخی و نوحا لما اذاه النتظم فسح بیده علی عرباض الخ یعنی رسول خدا نے

بیان فرمایا کہ میری بہای نوح کو جب سقطم نے اذیت پہونچای تو انہون نے عرباض پر ہاتہہ پہیرا اوس سے سمسم پیدا ہوی ابو بکر نے عرض کی یا حضرت سقطم اور عرباض اور سمسم کیا چیز ہی آپ نے فرمایا کہ سقطم ذبابہ ہے اور عرباض ورد ہے اور سمسم عشم ہے ابو بکر نے عرض کی ذبابہ اور ورد اور عشم کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا ذبابہ قرنب ہے اور ورد دخیلل ہے اور عشم ضیون ہے ابو بکر نے عرض کی یا حضرت مجہی طاقت سمجہنی کی نہین آپ اسکو بیان فرمائی آپ نے فرمایا سقطم اور ذبابہ اور قرنب چوہا ہے اور عرباض اور ورد اور دخیلل شیر ہے اور سمسم اور عشم اور ضیون بلی ہے اب ملاحظہ فرمائیے کہ جو شخص عارف بلغات عرب نہو وہ کیونکر ارشاد نبوی کو سمجہہ سکتا ہے قرآن شناسی تو اوپر بیان ہوئی حدیث شناسی کا یہہ حال اور اگر روایت نحن معاشر الخ کو مان بہی لیوین تو کہاں سی معلوم ہوا کہ ما ترکنا ہ صدقۃ متعلق بہ نورث نہین ہے یعنی جو چیز کہ ہم از روے صدقہ کے چہوڑ جاتے ہین وہ میراث نہین ہوتے واذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال اور اسیوجہ سے شیخ عبد الحق دہلوی نے شرح مشکوۃ مین کہا ہے مشکل ترین قضایا قضیہ فاطمہ زہرا است زیرا کہ اگر گوئیم کہ او جاہل بود باین سنت یعنی حدیثی کہ ابو بکر نقل کردہ [illegible] واگر التزام کنیم کہ شاید اتفاق نیفتاد او را استماع این حدیث [illegible] مشکل میشود کہ بعد از استماع از ابی بکر و شہادت سائر صحابہ [illegible] نکرد و در غضب آمد و اگر غضب او پیش از سماع حدیث بود چرا بہ گفت

از غضب تا آنکه استرداد کشید و تا زنده بود مهاجرت کرد انتہی فقط

سوال ۲۱ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کافر تھے تو حضرت علیؑ نے دختر مطہرہ حضرت ام کلثوم کا نکاح اونسے کیون کیا اور نہ تھے تو باوجود اسلام تبرا کی کیا وجہ فقط

جواب ۲۱ نکاح عمر کا شیعون کے نزدیک تو کہان ثابت ہونے لگا سنیون کی کتابون سے بہی ثابت نہین ہوتا صاحب عمدۃ المطالب فی نسب آل ابی طالب کہ جو آپکی یہانکے بڑے عالم ہین وہ لکھتے ہین کہ شوہر جناب ام کلثوم محمد بن جعفر طیار تھے اور صواعق مین لکھا ہے کہ عمر نے درخواست تزویج حضرت ام کلثوم کیا جناب امیر علیہ السلام سے پس حضرت نے عذر صغر سن کا کیا اور فرمایا کہ یہہ میرے بہائی جعفر کے فرزند کیلئے منسوب ہے پس نکاح عمر کا کہانسے ہوا اثبت العرش ثم انقش اگر زیادہ تفصیل اگر آپکو مطلوب ہو تو رسالہ بہت النیران کو جو مطبع لعل بخش مین چہپا ہے اوسکو ملاحظہ کیجئے اور تبرا کے وجہ یہہ پیروی خدا اور رسول ہے

سوال ۲۲ تبرا کی کوئی کلام اللہ یا حدیث متواتر مین سند ہی یا نہین اگر ہے تو پیش کیجئے نہین تو ایسی وسوسہ اندازونکی جہوٹی سچی باتون پر اون قطعی نفوس کو جو مثل روز روشن حرمت اور کبیرہ ہونے سب و شتم کے کسی کو برا کہنا ثواب کیون جانتے ہو فقط

جواب ۲۲ ان علیک لعنتی الی یوم الدین الخ لعنۃ اللہ علی الکاذبین لعنۃ اللہ علی الظالمین: ۲ ولٓئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون

الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ
قرانجیدین موجود ہے لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامۃ ارشاد
رسول خدا ہے جو ملل ونحل شہرستانی مین مذکور ہے بخاری نے کتاب
الادب وسیوطی نے تفسیر در منثور مین روایت کی ہے کہ ایک روز حذیفہ اور
ابو بکر خدمت حضرت رسول خدا مین حاضر ہوے حضرت نے فرمایا کہ شرک تم مین
مخفی ہے مثل حرکت مورچہ کی ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ شرک وہ ہے کہ ہم
عبادت مین غیر خدا کو شریک کرین حضرت نے فرمایا کہ تیری مان تجھ پہ
روئے شرک مخفی ہے تم مین مورچہ کی حرکت سے فقط اب فرمائے کہ اگر
ہم انکو کچھ مطابق اس روایت کے کہتے ہین تو آپ خفا ہوتے ہین نہین کہتے
تو مخالفت رسول ہوتی ہے مناسب ہے کہ اس حال مین اطاعت رسول
کی آپ بھی کرینگے اور جسکو مشرک اور کلمات سب حضرت نے فرمایا ہوگا
اوسکی حقمین آپ بھی وہ سب عمل مین لائیگا حیات الحیوان مین لکھا ہے
کہ جب کہ اسامہ کے ساتھ ابو بکر گئے تو لوگون نے کہا کہ اسامہ کو اور
ہمراہیان اسامہ کو پھیرئے ابو بکر نے کہا نہین قسم ہے خدا کی اگر کسی ازواج
رسول خدا کے پاؤن کو کھینچ لیجائینگے جب بھی مین اوس لشکر کو نہ پھیرونگا
جسکو رسول خدا نے بھیجا ہو اب فرمائیے کہ اس سے زیادہ سب و شتم اور
کیا ہوگا اور پھر اوسی کتاب مین مذکور ہے ذکر منطق الطیر مین القبرۃ
تقول اللہم العن مبغض محمد وال محمد سنی جنڈول کہتا ہے خداوندا
لعنت کر تو دشمنان محمد وآل محمد پر تعجب ہے کہ حیوانات تک تو اون پہ

لعنت کرتے ہین اور انسان مجبور کئے جاتے ہین شرح مقاصد مین لکہا ہے
کہ جو اصحابون کے درمیان مین محاربات و منازعات واقع ہوے اور
کتب تواریخ مین مذکور ہین اور زبانہای معتدین پر مشہور ہین وہ دلالت
کرتی ہین اس بات پر کہ بعض صحابہ راہ حق سے پہر گئے اور حد ظلم و فسق
کو پہونچ گئے اور باعث اسکا کینہ اور عناد اور بغض و حسد و طلب ملک و
ریاست تہا اسواسطی کہ ہر اصحاب معصوم نہین مگر ہمارے عالمون نے
بسبب اسکے کہ وہ اصحاب رسول اللہ ہے اونکی ساتہہ گمان نیک کرنا
چاہیے تاولین اونکے افعال اور اقوال کہ کئی ہین اور جو کیہہ ظلم ہوا
اہلبیت پیغمبر پر وہ ظاہر ہے کہ اوسکے پوشیدہ کرنیکی مجال نہین اور گواہی
دیتی ہین اوسکے ساتہہ حیوانات اور نباتات اور روتے ہین اون مصیبتون
پر اہل اسمان و زمین اور شق ہوتے ہین پہاڑ اور پتہر اور بد اعمالے اون
ظالمون کے جب تک دنیا باقی ہے باقی رہیگے فلعنۃ اللہ علی من باشر
و رضی او سعی ولعذاب الاخرۃ اشد و ابقی انتہی یعنی لعنت خدا ہو
اوس شخص پر کہ جسنے اس ظلم کو کیا یا راضی ہوا اور سیر یا کوشش کی اوسمین اور
ہر آئینہ عذاب آخرت کا شدید تر اور باقی تر ہے فقط

سوال ۱۳ اگر تقیہ فرض یا مستحب یا مباح تہا تو حضرت سید الشہدا نے کیون
نہ کیا اور اس تہوڑے جماعت سے کہ دشمن سے عشر عشیر بہی نہ تہے کیون
مظلومون کو قتل کرایا اور اونکا بار اپنے گردن پر لیا اور نہ تہا تو حضرت
امام حسن نے باوجود فوج کثیر کے کیون صلح کے اور جہاد نکیا اور دین کو

برباد کیا اگر عذر علم انجام ہے اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ اگر امام تھے تو کیا حضرت امام حسینؑ کو علم انجام نہ تہا یا اوس وقت امام نہ تھے فقط

جواب تحفہ اثنا عشریہ مین شاہ عبد العزیز نے اپنی باپ کا نام نہین لکہا اور نہ اپنے دادا کا بلکہ اپنا باپ اور دادا غیرون کو بنا یا دادی اور مان کا بہے کچہ پاس نہ کیا کہ لوگ کیا کہینگے معلوم نہین کہ یہہ تقیہ فرض تہا یا مستحب تہا یا مباح اور یہہ اوسی تحفہ مین لکہتی ہین کہ شیعون کے نزدیک ہر امام کیواسطے ایک صحیفہ ہوتا ہے کہ وہ موافق اپنے صحیفہ کے اپنی وقت مین عمل مین لاتا ہے پس ہم ہر اس صورت مین محل اعتراض کا کیا رہا جو حکم خدا اوس صحیفہ مین واسطے حضرت کے تہا اوس بموجب جناب امام حسن مجتبیٰ وحضرت سید الشہدا علیہما التحیۃ والثنا عمل مین لائی خلاصہ یہہ ہے کہ حال صلح جناب امام حسنؑ و جہاد جناب امام حسینؑ بمثل صلح وجہاد حضرت سید الانام صلوات اللہ علیہ وآلہ الکرام ہے جیسا کہ عہد جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حدیبیہ مین بسبب قلت انصار مومنین وکثرت اصحاب فارین بطابہ دین کی سستے ہوی اوسیطرح امام حسن علیہ السلام کے عہد مین اصحاب وفادار اسقدر نہتی کہ جہاد کیواسطے کافی ہوتے چنانچہ کتاب حلیۃ الاولیا مین حافظ ابو نعیم نے کہ اہل سنت سے ہے بروایت عبد اللہ ابن جبیر اس امر کو لکہا ہے اور کوی اماد بہت ... ہی حضرت سے نہتا بلکہ وہ لوگ چاہتی تے کہ حضرت کو گرفتار کرکے معاویہ کو حوالہ کرین اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے واسطے سیکڑون بلکہ ہزارون نامہ منجانب کوفیان بے وفا موکد بعہود وشوق

وایمان مغلظہ پر آئے کہ ہم واسطے بیعت کے حاضر ہیں جلد تشریف لائیے
اور جب حضرت مسلم سفیر اور وکیل آپکے تشریف لیگئے تو اٹھارہ ہزار نے
اور بروایتی پچیس ہزار نے بیعت بھی کی اور ظاہر ہے کہ جب سفیر یا امام
کو سامان جہاد اور اظہار حق میسر ہوتا ہے تو جہاد اونپر واجب ہو جاتا ہے
اور اگرچہ بعلم امامت آپکو معلوم تہا کہ انجام کار شہادت ہے لیکن بظاہر تو
اس قدر چاپلوسی وہ غدار کرتے تہے اور امام حسین ؑ سے تو اسقدر چاپلوسی
بھی نکی تہی اور آثار بیوفائی بہی ظاہر تہے کہ سجادہ تک بہی حال نماز مین
اوس جناب سے چہین لیگئی اور مخالفت امر ظاہر کے محض علم پر ایسے
مقام پر نہین ہوسکتے خداوند عالم انجام ابلیس و فرعون وغیرہ ظالمین سے
بخوبی واقف تہا مگر تا وقت ظہور خطا اپنی کرم سے محروم نہین رکہا بلکہ بعد
ظہور خطا بہی حجت کو اپنی تمام کرتا رہا اوسیطرح حضرت کو بہی علم اونکے
بیوفائی کا تہا مگر بدون ظہور بیوفائی اگر توقف جانیمین فرماتے تو اون
لوگون کی کہنی کو ہو جاتا کہ ہم بیعت کیواسطے حاضر تہی اور ہماری ہدایت
نفرمائی اور جب آپ تشریف لیگئے تو درپئے جان اور طالب خون عثمان
ہوئے اور کہنی لگے کہ جسطرح عثمان پیاسا مارا گیا اوسی طرح ہم تمہین
بہی مارینگے اور جب مدینہ مین خبر قتل حضرت پہونچی تو کہتی تہے کہ واعیۃ
بواعیۃ عثمان یعنی یہہ آواز گریہ و بکا مثل آواز گریہ و بکا اوس دن کی ہے جسدن
عثمان مارا گیا اور بلاذری جو آپکا بڑا عالم ہے وہ لکہتا ہے کہ بعد شہادت
جناب سید الشہداء عبداللہ ابن عمر نے یزید کو لکہا کہ مصیبت عظیم حادث

حادث ہوی بسبب قتل امام حسین کے یزید نے جواب مین لکہا عبداللہ ابن
عمر کو کہ اے احمق ہم مکافات نفیس مین اور فرش لطیف مین باطمینان
بسیر کرتے ہین بسبب شہادت اوس جناب کے اگر حق ہمارا ہے تو ہمین
پہونچا اور اگر حق اونکا تہا تو جو نہین کیا اوس طریقہ کو پہلی تمہارے باپ
نے جاری کیا ہے اور یزید نے سر مبارک حضرت کو دیکہہ کر کہا تہا لیت
اشیاخی ببدر شہدوا یعنی کاشکے میری بزرگوار جو بدر مین ماری گئے
وہ دیکہتے آپکے سر مبارک کو پہر اس صورت مین مقام تقیہ کیا باقی رہا
تہا اسلئے کہ خواہ مخواہ اونکو قتل کرنا حضرت کا منظور تہا علاوہ اسکی شہادت
مین آپکی بہت سے مصلحتین تہین کہ ظاہر ہوئین مثل اسکی ہزارون کفار داخل
نار ہوئے اور شقاوت و کفر باطن بنی امیہ کا آشکار ہوا اور شقاوت و کفر
عمر سعد و شمر ذی الجوشن کا کہ اہل سنت کے نزدیک ثقہ و تابعی اور راوی اونکے
محدثین سے ہین ظاہر ہوا اور استیعاب مین عجیب بات لکہی ہے کہ انکے راوی
شیطان ہی معاذ اللہ من ذلک پہر اس صورت مین آپکے یہانکی روایتین
جو کہ باعث اعتراض افعال معصومین ہوتے ہین اوسکا راوی ہو نہو
شیطان ہے فقط

سوال ۲۴ امامونکو علم ماکان و مایکون ہوتا ہے تو اس آیت کے اور سوا
اسکے اور ایسی ہی آیتونکے کیا معنی ہوتے ہین قل لا یعلم من فی السموٰت
والارض الغیب الا اللہ اور اگر نہین تو پہر اس عقیدہ کی کیا وجہ ہے
اور کلینی اور ثقہ تینون کا کیا جواب ہے فقط

جواب ۲۴ بیشک انبیا اور ائمہ علیہ السلام کو بالقا و اعلام حق تعالی علم ماکان و مایکون حاصل ہوتا ہے اور اسمین ضافات ساتھہ کسی آیت کے معلوم نہین ہوستے ہے

سوال ۲۵ اماموںکی موت اونکے اختیار مین ہے اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ و لا یستقدمون اور نہین تو اس عقیدہ فاسد کے کیا بناہی

جواب ۲۵ اگر اختیار کے معنی یہہ ہین کہ ائمہ علیہم السلام موت کو اپنی پسند کرتے ہین تو اس مین کچھ شک نہین کہ ائمہ علیہم السلام ملاقات خدا کو اور سرائے جاودانی کو اس زفانی پر اختیار کرتے ہین اور اگر بمعنی ارادہ و قدرت کے ہے تو بنا بر مذہب شیعون کے یہہ درست نہین البتہ اس عقیدہ فاسدہ کو اہل سنت ثابت کرتے ہین چنانچہ تفسیر کبیر مین منقول ہے کہ جب ملک الموت حضرت موسی کے قبض روح کی واسطے آئی تو حضرت موسی نے غصہ مین آکر ایسا طمانچہ مارا کہ ملک الموت کی آنکھہ جاتی رہی ملک الموت نے حضرت حق کی درگاہ مین جاکر شکایت کی کہ خداوندا تونے مجھے عجیب بندہ کی پاس بھیجا کہ موت کو نہین چاہتا ہے اور قاضی عیاض نے کہ علمای عظام اہلسنت مین سے ہے اونہون نے بھی کہا ہے کہ یہہ روایت صحیح ہے اب دیکھیے اپنے مذہب فاسد کی باتونکو کہ کئی وجہہ سے تماشا گاہ ہے اول تو یہہ کہ حضرت عزرائیل کا پھرنا بی مقصود خلاف عادت اونکے ہوا دوسری یہہ کہ وقت اجل مین تاخیر ہوئی اور مخالف اذا جاء اجلہم الخ عمل مین آیا تیسرے یہہ کہ ملک الموت کو یقین تہا کہ روح موسی و غیر موسی کی تو میری ہی ہاتھہ مین ہے

پہر کون خوف اونکو لاحق ہوا تہا کہ ایک ہی طمانچہ سے بدون قبض روح
کے واپس آئی اور خدا سے فریاد کرنے لگی آپ تو کلام ہے تقیہ مین انبیا
اور ائمہ علیہم السلام کے یہان تو آپ نے تقیہ ملک الموت کا ثابت کر دیا
چوتہی یہہ کہ حضرت موسیٰ نے اگر اسقدر ملاقات خدا کو بُرا جانا کہ فرستادہ
خدا کو بدون تعمیل حکم کے پہیر دیا اور آنکہون کو اونکی اندہی کر دیا تو یہہ امر
شان پیغمبران اولوالعزم سے بعید ہے پیغمبر تو ہزار جان سے مشتاق حق تعالی
کے رہا کرتے ہین پانچوین یہہ کہ بیچارہ ملک الموت تو بفرمان خدا آئی ہوئے تہے او
ایسا کیا قصور ہوا کہ سزا یاب ہوئی اور اگر کوئی کینہ پیشتر سے تہا تو اوسکو
بیان فرمائی پیغمبرون کا مرتبہ تو بڑا ہوتا ہے ایک ایک ادنی کیواسطے آپکی
کتابون مین اختیار موت اور حیات کا ثابت کیا ہی فتوحات مکی مین لکہا
ہوا ہے کہ کسی بادشاہ کی لڑکی بیمار ہوئی تہی شیخ محی الدین عربی کو اطلاع ہوئی
پہنچے اوسکو دیکہہ کر شیخ نے کہا کہ اسکا تدارک جلد کرو والا تا تہہ سی جاتی
رہیگی بادشاہ نے کہا جو حکم ہو ہم بجا لائین شیخ نے کہا اسکی دیت کامل دیکر اسکو
مول لیلو بمجرد اسکی جان کنی موقوف ہو گئی اور دختر بادشاہ نے آنکہہ کہولکر
شیخ پر سلام کیا شیخ نے کہا کہ خوف نکرو لیکن اتنی بات ہے کہ ملک الموت بعد انکی
پہرتے نہین ہین لکن اپنا حق ہمسے مانگینگے اور جب تک ایک جان نہ لین گے
پہر نگے نہین میری ایک دختر ہے کہ مین اوسکو تجہپر فدا کرتا ہون بعد اوسکے
ملک الموت سے کہا کہ تم بغیر جان لیئے جاتے نہین ہو میری لڑکی حاضر ہے آ کے
لیجاؤ کہ مینی دختر بادشاہ کو عقتانی سے مول لے لیا ہے بعد اوسکے شیخ اپنی بیٹی

پاس شکل بلاے ناگہانی آئی اور بیٹی سے کہا کہ مجھی اپنی جان مجھی بخشدو بیٹی نے اونکی کہا کہ میری جان حاضر ہے اوسیوقت ملک الموت سے اونہون نے کہا کہ اوسکی جان لی لو وہ فوراً آگئی دیکھئی اسمین کسقدر اختیارات حاصل مین آگئے تو حضرات اہل سنت نے درجہ امامت ہی کو غصب کیا اب عالم بالا پر بہی ہاتہہ پہونچا کر چاہتی ہین کہ منصب موت وحیات کوبہی حق تعالی سے چہین لین معاذ اللہ اپنی تئین انہون نے مشتری اور خداکو بایع قرار دیا حالانکہ حق تعالی فرماتا ہے ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم یعنی بتحقیق کہ اللہ نے مول لیا ہی مومنین سے نفسون کو اونکی اور یہان یہہ دعوی کرتے ہین خدا سے مول لینی کا معاذ اللہ بندۂ ضعیف تو مالک ہوا اور مالک عالم زمرۂ دست فروشون مین محسوب کیا جاوی ذرا کلام اللہ کو بہ نظر تامل دیکہا کبہی جہان یہہ آیت ہے اذا جاء اجلہم الخ وہان یہہ بہی ہے یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب بہلا اگر اسی نہ دیکہئے تو گلستان تو دیکہئے کہ مصلح الدین شیخ سعدی شیرازی کیا فرماتی ہین ؎ گرچہ کس بی اجل نخواہد مرد ؛ تو مرو در دہان اژدرہا ؛

سوال متعہ اگر جائز ہی تو آیت الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم کی نفی نفسہ ہوتا ہے کیونکہ متعہ کی عورات باتفاق شیعہ نہ بجملہ ازواج ہے اور نہ بجملہ ما ملکت ایمانہم اور اگر جائز نہو تو یہہ فضائل کیونکر حاصل ہوسکتی ہین اور اگر تفسیر جن سے استدلال کرتے ہو تو وہ حدیث متواتر نہین جو ناسخ کلام اللہ ہو دوسرے وہ حکم منسوخ ہوچکا نہین تو

اسی تو کم ہی نہین کہ احتمال ہی بہرحال تمہاری پاس کیا دلیل ہی کہ وہ حکم باقی ہے احتمال یہہ بہی تو ہے کہ اس آیت کا حکم جون کا تون ہو فقط برای چندی بوجہ ضرورت رخصت ہو گئی ہو علاوہ برین آیہ والمحصنات من النساء کو بوجہ حلت منسوخ نہین کرسکتی کیونکہ بزعم شیعہ فما استمتعتم بہ منہن فاتوہن اجورہن فریضۃ اوس آیہ پر متفرع ہے اور یہی ایت دستاویز متعہ ہے مگر ہم پوچہتی ہین کہ عدت والی عورت محصنات مین داخل ہے یا نہین اگر داخل ہی تو یہہ فی نفسہ جیسی احصان کہی بروجہ بقای نکاح کے تو کہہ نہین سکتی کیونکہ نکاح ایک امر اضافی وجود ناکحین پر موقوفی ہوگی تو بوجہ محافظت نسبت ہوی لکن اس صورت مین محصنین غیر مسافحین کے معنی لینی سے احصان بہی ملحوظ رہیگا پہر آپہی فرمایئی متعہ مین یہہ بات کہان ہے اگر ہوتی یہان عدت ہوتی اگر معتدہ داخل محصنات نہین تو فرمایئی کسو جہ سے اوسکا نکاح ممنوع ہے حالانکہ پہر ارشاد موجود ہے احل لکم ما وراء ذلکم اس صورت مین یون بہی نہین کہہ سکتی کہ معتدہ محصنات مین تو داخل نہین تو آیہ والذین یتوفون منکم سے اسکی حرمت ثابت ہے چنانچہ اہل علم پر ظاہر ہے جواب معقول عنایت ہو ورنہ حرمت متعہ کا اقرار کیجیی فقط

جواب ۲۶ متعہ تو پیغمبر خدا کے عہد مین باتفاق فریقین جائز تہا صحیح بخاری و تفسیر کبیر و تفسیر نیشاپوری مین کہ کتب معتبرہ اہل سنت سے ہے عمران

ابن حصین سے منقول ہے کہ آیہ متعہ نازل ہوا قرآن مجید میں اور کبھی آیہ ایسی بعد اسکے نازل نہیں ہوی کہ آیہ متعہ کو منسوخ کرے اور حکم کیا متعہ کا ہمکو رسولخدا نے اور متعہ کیا ہمنے اوسوقت کہ ہمراہ رسولخدا کے تھے اور ہمکو منع نہین فرمایا بعد اسکے ایک شخص نے اپنی رای سے جو چاہا سو کہا اور صحیح مسلم مین خلیفہ زادہ عبداللہ ابن عمر سے منقول ہے کہ ہم متعہ کرتے تھے ایک مشت خرما اور آٹے پر مدت تک زمانہ رسولخدا مین اور عہد ابی بکر مین یہانتک کہ منع کیا عمر نے مقدمہ مین عمرو ابن حریث کے اور صحیح ترمذی مین عبد اللہ ابن عمر سے منقول ہے کہ ایک شامی نے سوال کیا متعہ سے عبداللہ ابن عمر نے کہا وہ حلال ہے شامی نے کہا کہ تمہارے باپ نے متعہ سے منع کیا ہے عبداللہ ابن عمر نے کہا کہ اگر میرے باپ منع کرین متعہ سے اور کیا اوسکو رسولخدا نے تو ہم سنت رسولخدا کو چھوڑ کر پیروی اپنے باپ کے کیون کرنے لگے اور طبری نے خود عمر سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہین کہ تین چیزین عہد رسولخدا مین تھین ایک متعہ حج اور دوسرا متعہ عورتون کا اور تیسری حی علی خیر العمل اذان مین اور تینون امرون سے مین نے منع کیا اور تاریخ الخلفا سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ پہلی جسنے منع کیا متعہ سے وہ عمر تھے پس حضرت کی عہد سے ابوبکر کے عہد تک بلکہ عہد عمر تک تا وقت ممانعت عمر کے متعہ کا جواز ثابت ہوتا ہے پھر منسوخ کسوقت ہوئی اور اسوقت تک کاہے مین داخل تھے محصنات مین تھی یا نہ تھی یا ملکیت مین داخل تھی یا ازواج مین اور لکن احتمال النسخ پس اگر ایسا ہی ہے تو تارک الصلوٰۃ بھی کہہ سکتی ہین کہ شاید آیہ صلوٰۃ منسوخ ہو

وزیر الیقین لائے ول الآیا یقین کو بہی ہیا نہین لائی اور قاعدہ استصحاب پر بہی نظر
کیجئی اور آپ نے شیعونکی کتابون کا مطالعہ نہین کیا صرف آپکی بنا توہمات
باطلہ و مفتریات جاطلہ پر ہے شیعونکے نزدیک متمتع بہا ازواج مین داخل ہے
اور مدت عدت اوسکی واسطی معین ہے قرآن مجید مین نکاح تین قسمون
پر سورۃ النساء مین مذکور ہوا قسم اول نکاح دایمی زن آزاد کے ساتہہ
شروع سورہ مین بیان ہوا اور اوسیکے ضمن مین حکم کنیز و نکا کہ جو بدون
نکاح کے خدمت مین آوین ذکر کیا گیا ہے جیسا قول حق تعالی وان
خفتم سے لیکر ہنیئا مریئا تک اسپر دال ہے قسم دوم نکاح منقطع ہے
زن آزاد اور کنیز کے ساتہہ کہ وہ بہی بعد اسکے کہ توابع اور ملحقات نکاح
بیان ہوچکی اسی سورہ شریفہ مین مذکور ہوا قال اللہ تعالی واحل لکم
ما وراء ذالکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین فما استمتعتم
بہ منہن فاتوہن اجورہن فریضۃ ولا جناح علیکم فیما تراضیتم بہ
من بعد الفریضۃ ان اللہ کان علیما حکیما یعنی حلال کی گئی واسطے تمہارے
منجانب خداوند عالم وہ چیز کہ سوای انکے ہے کہ جنکی حرام ہونیکا اوپر ذکر
ہوا یہہ کہ طلب کرو تم اوسے ساتہہ اموال اپنے کے درحالیکہ عقد کرنیوالے
اپنی تئین زنا سے بچانی والی ہو یعنی اپنی مال کو اون زنان محرمہ کے سوا
جو ہین اونکے مہرون مین صرف کرو بعقد اور صرف نکرو بدون عقد کہ وہ زنا
ہوگا پس جو کہ طلب متعہ کری تم نے ساتہہ اوسکے اون عورتون مین سے
پس دو تم اونکو مہر اونکا درحالیکہ وہ مہر فرض ہے تم پر اور کچہہ وبال اوپر

گناہ تم پر نہین ہے اوس چیز مین کہ آپس مین تم زن و مرد راضی ہوی ہو
ساتہہ اوسکی بعد مہر واجب کے تحقیق کہ حق تعالی دانا ہے ساتہہ تمہارے
مصلحت کے اور حکیم ہے کہ متعہ کو مباح کیا واسطے منفعت تمہاری کے قسم
سوم نکاح دائمی ہے کنیزون کے ساتہہ کہ بعد اسکے سورہ موصوفہ مین حق تعالے
نی ذکر فرمایا ومن لم یستطع منکم طولا سے لیکر واللہ غفور رحیم
تک پس یہہ آیت جو مستفتی نے سورہ مومنین سے لکہی ہے اوسمین ازدواج
تینون قسم کے مقصود ہین خواہ حرہ منکوحہ ہو بہ نکاح دائم اور خواہ حرہ ہو
یا کنیز کہ منکوحہ ہو بہ نکاح منقطع یعنی متعہ اور خواہ کنیز ہو کہ منکوحہ ہو بہ نکاح دایم
اگرچہ نکاح کنیزون دایمی ہو یا منقطع اجازت مالک کی درکار ہے اور اگر
یہی آپ کے فہم کا مآل ہے تو فرمائی کہ جو بچی زنا سے پیدا ہوا اگر نجات مین داخل
ہی تو ترکہ سے کیون محروم ہوتے ہے اور اگر نہین ہے تو حرمت نکاح
اوسکے ساتہہ اوس شخص کا جسکے نطفہ سے وہ پیدا ہوی ہے کہانسے
ثابت کیجئے گا فقط

سوال ۲ منکوحۃ الاب یا ام ولد الولد سے متعہ جائز ہے یا نہین اگر نہین ہے
تو کیا دلیل ہے آیہ ولا تنکحوا ما نکح اباءکم سے تو ممانعت فقط نکاح کی
ثابت ہوتے ہے اور اگر جائز ہو تو نکاح مین کیا نقصان تہا فقط

جواب جگہ متمتع بہا منکوحہ بہ نکاح منقطعہ ہے تو لا تنکحوا کے تحت مین
داخل ہو جاویگی لکن ممانعت نکاح دایمی ساتہہ ام ولد الولد کے جس آیت
سے آپ ثابت کرینگی اوسے آیت سے ہم ممانعت متعہ کی بہی اوسکے ساتہہ ثابت

کرینگی آپ تو یہان ہنسی جو از متعہ کو پوچھتی ہین مگر اپنے کتاب کو آپ ملاحظہ فرمائیے فی الهدایۃ من تزوّج امرأۃ لا یحلّ له نکاحها بان کانت من ذوی محارمه بنسبه کامّه او بنته فوطاها المریحب علیه الحدّ عند ابی حنیفه و سفیان الثّوری و زفر وان قال علمت انها علیّ حرام یعنی جو شخص کہ عقد کری کسی عورت سے کہ اوسکے ساتھہ نکاح کرنا حلال نہو اس طریق سے کہ وہ عورت محرم او سکے براہ نسب مثل مان و بیٹی کے ہووے اور اوسکے ساتھہ ہم بستر ہووی تو اوسپر حد واجب نہوگی نزدیک ابو حنیفہ اور سفیان ثوری اور زفر کے اگرچہ کہی وہ شخص کہ مجکو علم تہا کہ وہ مجہپر حرام ہے فقط

سوال ۲۰ لواطت زنا جو مذہب شیعہ کے موافق جائز ہے اور دین نبی سے جائز ہوتی ہے یا نہین یا یہہ پاکبازی اور سنّت قوم لوط خاص مذہب شیعہ ہی کے لئے رکھی تھی فقط

جواب ۲۰ یہہ بدعت تو آپ کے یہان جاری ہے شیعہ تو اسے اقبح جانتے ہین اور آپ لوگ تو اپنی منتہای عمر تک اسے افلح سمجھتے ہین فتاوی قاضی خان مین مذکور ہے اذا اولج رجل رجلا فعلیه القضا عند الغسل انزل اولم ینزل ولا کفّارۃ فیه لانه بمنزلة الجماع فیما دون الفرج یعنی جسوقت لواطہ کری کوی شخص مرد کی ساتھ تو اوسپر قضا روزہ و غسل دونو لازم ہین انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اور کوئی کفارہ اوسپر نہین ہے اسواسطیکہ بمنزلہ جماع کے ہے غیر فرج مین اور کتاب

رحمۃ للامۃ میں ہے لو استاجر امراۃ لیزنی بہا ففعل بہا وجب علیہ
الحد بالاتفاق الا ما حکی عن ابی حنیفہ انہ قال لاحد علیہ
یعنی اگر کوئی خرچی دیوی کسی عورت کو واسطے زنا کرنیکے پس زنا کری
تو اوسپہ حد واجب ہوگی باتفاق جمیع مذاہب مگر ابو حنیفہ کے نزدیک کہ
وہ کہتے ہین کہ اوسپر حد نہیں و فی الہدایۃ وان زنی الصبی و
المجنون بامراۃ طاوعتہ فلا حد علیہ ولا علیہا یعنی ہدایہ میں ہے
کہ اگر زنا کرے لڑکا نابالغ یا مجنون کسی عورت کے ساتھہ کہ وہ عورت
رضامند ہووی لیس نہ حد اوس زانی پر ہے اور نہ زانیہ پر و فی فتاوی
قاضی خان قال ابو حنیفہ الوطی فی الدبر لا یفسد الحج یعنے
فتاوی قاضی خان مین ہے کہ ابو حنیفہ کہتے مین کہ وطی فی الدبر سے حج باطل
نہین ہوتا بلکہ درست ہوجاتا ہے فقط اب یہہ فرمائے کہ ایسے افعال شنیعہ
کس کے مذہب مین جائز ہین اور یہہ پاکباز سے وسنت قوم لوط
مخصوص بمذہب اہل سنت ہوی یا اور کسی مذہب کے اور یہہ خرابی بد
کسیون کے عمل کے کسکے نامہ عمل مین تا قیامت لکھی گئی فقط

سوال ۲۹ لواطہ کی جوازکے کیا دلیل ہے اگر لفظ فاتی شئتم پر اعتماد ہے
تو اوس سے تو تعمیم مقام ثابت نہین ہوتی وقت معہود پر زوجہ کی زرد پشت
اپنی طرف کہلینی کے اجازت نکلتی ہے یا انیہہ جلد نساءکم حرث لکم سی صاف
یہہ ثابت ہے کہ عورتین اولاد کی کہیتی ہین پہر آپ ہی فرمائے کہ بچہ بجز زن
ہین سے نکل سکتا ہے یا نہین اگر کوئی بحضور کرامت زنان مذہب شیعہ

مین ہو تو مطلع فرمائیے فقط

جواب ۲۹ یہ تو قاضی خان سے دریافت کیجیے اور انّی شئتم کی لفظ
پر اعتماد اور بچہ و برزن مین سے نکلنے کا استبعاد اسکو اپنے روایات سے
دفع کیجیے شیخ جلال الدین سیوطی تفسیر درمنثور مین کہتے ہین واخرج اسحق
ابن راهویه فی مسنده والبخاری وابن جریر عن نافع قال قرأ
ذات یوم نساءکم حرث لکم فاتوا حرثکم انّی شئتم قال ابن عمر
اندری فیما نزلت هذه الایة قلت لا قال نزلت فی اتیان
النسآء فی ادبارهن یعنی روایت کی ہے اسحاق بن راہویہ نے اپنے
مسند مین اور بخاری اور ابن جریر نے نافع سے کہا انہون نے کہ کبھی
ایک دن یہہ آیت پڑہی تہی ابن عمر نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہہ ایت کس
مقدمہ مین نازل ہوی ہی کہا نہین انہون نے کہا کہ نازل ہوی ہے بیچ مقدمہ
وطی فی ادبار النسا کے اور تفسیر کبیر مین دو وجہون سے اسکے جایز لکھا ہی
کہا ہے کہ وجہ اول یہہ ہے کہ حق تعالی نے اس آیت مین عورت کو کہیتی
فرمایا ہے مقام معین کو کہیتی نہین فرمایا اور اوسکے بعد فرمایا کہ فاتوا
حرثکم انّی شئتم پس مراد اوس سے یہہ ہوگی کہ اپنی عورتون کے پاس آ
جس موضع سے چاہو دوسری وجہہ یہہ ہے کہ کلمہ انّی موضع ہے مکان
کے واسطے پس معنی اس آیت کے یہہ ہونگے کہ جس موضع سے چاہو تم بستر
ہو جیسا کہ کوی شخص کہے کہ جہان چاہو وہان بیٹہو تو اس مقام سے اختیار
سے مواضع کا اور اس سے اختیار اوضاع جلوس کا نہین نکلتا کہ جس موضع

سی چاہو بیٹھو پس واضح ہو کہ مردونکو اختیار حاصل ہے اور اگر مراد یہہ
ہووی کہ چاہو دو کی طرف سے آؤ یا پشت کے طرف سے آؤ تو حق تعالیٰ
یون فرماتا کہ اذھبوا الیہ کیف شئتم جبکہ لفظ کیف اس آیت مین
مذکور نہین ہے بلکہ انیٰ ہے پس ثابت ہوا کہ اختیار مواضع مین ہے اور
عموم الا علیٰ ازواجھم او ما ملکت ایمانھم بہی موئد اسی
قول کا ہے اور روایات واحادیث کہ شان نزول اس آیہ مین کتب
معتبرہ اہل سنت مین مانند صحاح ستہ و دیگر کتب معتمدہ کے منقول ہین
وہ بہی موئید مین قول بجواز وطی فی الدبر کے انتہی آپ کو جو کچہہ پوچہنا
ہو امام سے اپنے آپ پوچہہ لیجئے اور حال کرامت زنان شیعہ کا جو
آپنے استفسار فرمایا تو او نہین کرامتین کہان ہان کرامتین اپنے یہان
کے عورتونکی سنئی کتاب رحمۃ للامۃ مین لکہا ہے قال ابو حنیفہ لو
تزوج وھو بالمشرق وھی فی المغرب واتت بولد لستۃ اشھر
من العقد کان الولد لحقا بہ وانکان بینھما مسافۃ لا یمکن ان
یلتقی اصلا لوجود العقد وھکذا فی التفسیر الکبیر یعنی ابو حنیفہ
کہتی ہین کہ اگر کوئی شخص عقد کری کہ وہ شخص مشرق مین ہو اور وہ عورت
مغرب مین اور بعد عقد کے چہہ مہینی کی بعد اوس عورت کے لڑکا پیدا ہو
تو وہ لڑکا اوسی شخص کا ہے اگرچہ زن و مرد مین ایسا فاصلہ ہو کہ ملاقات
اون دونون مین کبہی ممکن نہووی واسطی وجود عقد کے اور اسیطرح
تفسیر کبیر مین بہی ہے اور فتاوای کافوریہ مین ہے رجل غاب عن امرأتہ

عشر سنین فتزوجت باخر وکانت المرأة تلد کل سنة فالاولاد للزوج الاوّل عند ابی حنیفة وعلیه الفتوی وکذا فی رحمة للامه وخزانة الروایات وغیرها یعنی فتاوای کافوریہ مین ہے کہ ایک شخص غایب رہا اپنی زوجہ کے پاس سے دس برس تک اوسکی زوجہ نے دوسرے سے عقد کرلیا اور اوس عورت کے ہرسال لڑکا پیدا ہوتا تہا پس جتنے اولاد ہیے وہ شوہر اول کی ہوگے نزدیک ابوحنیفہ کے اور اسی پر فتوی ہے اور ایسا ہی رحمة للامہ وخزانة الروایات مین بھی لکہا ہے وفی رحمة للامّة قال ابوحنیفة اذا عقد علیها بحضرة الحاکم ثمّ طلقها عقیب العقد فاتت لستة اشهر الحق به وان لم یکن هناك امکان وطی وانّما یعتبر به ان تاتی لستة اشهر فقط لا اکثر منها ولا اقل یعنی رحمة للامّة مین ہے کہ جب کوی شخص بحضور حاکم عقد کرے اوسکی بعد طلاق دیوی اوس عورت کو بعد عقد کے پس چہہ مہینے کے بعد اولاد پیدا ہووے تو وہ اولاد اوسی شوہر سے ملحق ہوگے اگرچہ ہم بستر ممکن نہووی اعتبار فقط اس بات کا ہی کہ چہہ مہینہ کے بعد پیدا ہووے نہ زیادہ نہ کم فقط اب اون کرامات کو ملاحظہ فرمایئی اور اپنے امور کو دوسرو کی طرف نسبت نہ کیجی فقط

سوال ۳ باندیون کی فرجونکو عاریت دینا جو علامہ حلّی کی کتاب ارشاد مین موجود ہے اسکی کیا دلیل ہے پہر ایہ الّا علی ازواجهم او ما ملکت ایمانهم کی مخالفت کا کیا جواب فقط

جواب۳ فہم کا آپکے قصور ہے لفظ عاریت تو اوس کتاب مین ہرگز نہین ہے
البتہ موافق قول کرخی کے کہ تلامذہ معتبرین ابو حنیفہ سے ہے نکاح بلفظ عاریت ہوتا ہے
فی شرح الکنز ولا ینعقد بلفظ الاجارة والاعارة فی الصحیح خلافاً
للکرخی شرح کنز الدقایق مین ہے کہ نہین صحیح ہوتا ہے عقد بلفظ اجارة و عاریت
بنا بر مذہب صحیح کے مگر مخالفت کی ہے اسکی کرخی نے اور بنظر اسکے کہ اہل سنت
مال رسول خدا کو عاریت خدا جانتے ہین تو جواری رسول خدا کہ حضرت کے تصرفات
مین آئین وہ بھی عاریت خدا ہونگی اور اسیطرح عاریت فروج بنا بر مذہب
اہل سنت کے البتہ لازم آتی ہے اور ما ملکت ایمانھم عام ہے ملک
عین اور ملک منفعت سے کنز العرفان جو آپ کے مذہب کے کتاب معتبر ہے
اسمین تو یہ ہے الملک تشتمل علی العین والمنفعة والتحلیل تملیك
المنفعة ولذلك قال او ما ملکت ایمانھم و یؤیدہ روایات
الاصحاب المتظافرة وحینئذ نقول ملك المنفعة عام من ان یکون
تابعا للملك الاصل او منفرد۔ یعنی ملک شامل ہے ملک عین کو و ملک منفعت
کو اور تحلیل مالک گردانا ہے منفعت کا اور اسی واسطے فرمایا حق تعالی نے او
ما ملکت ایمانھم اور موئد ہین اسکی روایات اصحاب جو متواتر ہین اور
اوس وقت مین کہین گے ہم کہ ملک منفعت عام ہے اس سے کہ وہ تابع ہو واسطے
ملک اصل کے یا منفرد ہو یعنی اصل کا مالک ہے یہ خود اسی جہت سے نفع کا بھی
مالک ہوا یا مالک اصل کا نہین ہے فقط نفع کا مالک ہے انتہی آور فتاوی
حمادیہ مین بھی دو قسمین کی ہین اور شرح طحاوی مین ہے قال الشیخ الامام

التمليك على ضربين تمليك منفعة وتمليك عين وكل وجه على
وجهين اما انيكون ببدل او بغير بدل فتمليك العين ببدل
هو البيع وتمليك العين بغير بدل الهبة والصدقة والوصية
وما اشبه ذلك واما تمليك المنفعة ببدل فهى الاجارة واما تمليك
المنفعة بغير بدل هى العارية يعنى کہا ہے شیخ امام نے کہ تملیک یعنی مالک
گردانا دو قسمون پر ہے ایک مالک کرنا منفعت کا اور دوسری مالک کرنا
عین کا یعنی اصل کا جس سے وہ نفع حاصل ہوتا ہے اور ہر صورت دو طرح
پر ہے یا تو یہہ کہ بعوض کسی چیز کے ہو یا بدون عوض کے ہو پس اگر اصل
کا مالک کیا ہے بعوض کسی چیز کے تو وہ بیع ہے اور اگر اصل کا مالک کیا
ہے بدون عوض کے تو وہ ہبہ ہے اور صدقہ ہے اور وصیت ہے اور
جو چیز مشابہ اسکے ہو اور لکن مالک کرنا منفعت کا بعوض وہ اجارہ ہے اور
مالک کرنا منفعت کا بغیر عوض وہ عاریت ہے اب صاحبان انصاف
دیکھین کہ عاریت فروج کو کون جائز رکھتا ہے اور نسبت کرنا اسکے طرف
امامیہ کے خطا ہے فقط

سوال مواظبت سے ثبوت نسب کی وجہہ تعلیم فرمائین تو بڑی عنایت ہو
جواب یہہ تو ابو حنیفہ سے پوچھی کہ وہ لواطہ سے نہ حج کو فاسد جانتے
ہین اور نہ کفارہ کو حال صوم مین لازم جانتے ہین اور سب سے زیادہ
آپکو مشکل ہوگے بیان وجہہ ثبوت نسب اون عورتون کے اولاد کے جو
اپنے شوہرون سے ہم بستر نہین ہوئین مگر یہہ کہی کہ اونکی شوہرون نے

نفقات کی بدلی نطفہ کا منی آدڑ کیا ہو اور زنان اہل خوارج نی اوسے اپنی کیسہ
مین امانت رکھہ لیا ہو مگر خیانت اونکی بہ نسبت شوہر ثانی کے ثابت ہوگی کہ وہ بیچارہ
مثل جداہوا کے کشاکش بیجدمین گرفتار رہا اور کوئی نتیجہ حاصل نہوا اور عجول
اول تہی باقی رہی فقط
سوال آیہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ دیدار خداوندی پر
شاہد ہے اور لفظ الی کو معنی نعمت لیا ہو تبو نسے کان کاٹنا ہے کیونکہ اول
ناظرۃ فرمایا اوس سے صاف ثابت ہوگیا کہ نعمای خداوندی کے استعمال
تک کی نوبت آگئی اوسکی پہر نعمتون کے دیکھنے کی کیا حاجت تہی جو یہہ
ترقی معکوس الٹی کلام مجز نظام مین آئی باینہمہ آیہ کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون
کا کیا جواب دوگے اور آیہ لا تدرکہ الابصار پر نظر ہے تو وہ سالبہ جزئیہ
ہے باینہمہ سلب ادراک پہر دلالت کرتا ہے نفی رویت پر دلالت نہین
کرتا علی ہذا القیاس لن ترانی عدم قابلیت ابصار دنیوی حضرت موسیٰ
ثابت ہوتی ہے عدم دیدار ثابت نہین ہوتا ہان اگر لن ارائی بصیغہ
متکلم مجہول ہوتا تو خیال بجا تہا اور اگر رویت اور ابصار کے لئے خواہ مخواہ
تقابل کی ضرورت ہے اور اسوجہ سے تامل ہے تو اول تو خدا کی بصیر ہونے
کے لئے بہا لسنی تقابل لاوگے وہین سے اوسکی دیدار کی لئی بہی بہی اگر ضرورت
ہوگی تو ابصار کے لئے خدا کو بہی ہوگے کیونکہ تقابل تو طرفین سے ہوتا ہے
باینہمہ سامنی کا مکان سامنے کی جہت جسطرح بی جہت اور بی مکان
سامنے ہی ایسیہی خدا کے لئے ہو تو کیا عجب ہے پہر کلام اللہ کی تکذیب

کیون کیجاتی ہے فقط

جواب اصلاح قران مجید مین آپ کا کام ہی نا ضرہ اول ضاد سے ہے
وسکو آپ ظا سے سمجھے یہہ تو فہم کا حال اوسکے اوپر دعوی تصنیف کا مخالفت
خدا و رسول مین توجہ تیون سے لوگون کے چہرے بگڑ گئے ناک تک کاٹنے تین
یہ معلوم ہوتا تہا کان کو کون پوچہی اپنی کتابونکو تو دیکہیئے کہ مخالفت
رسول کا کیا صلہ ہوتا ہے ترقی معکوس نہین ہے مگر ترقی معکوس یہہ ہے آیتہ
ہے کہ ربیع الابرار مین زمخشری نے باب سادس وسبعین مین لکہا ہے
کہ انزل اللہ فی الخمر ثلث ایات یسئلونک عن الخمر والمیسر
فکان المسلمون بین تارک وشارب الی ان شربہا رجل و
دخل فی الصلوۃ فہجر فنزلت یا ایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ
وانتم سکاری فشربہا من شربہا من المسلمین حتی شربہا امرالی
ان قال فبلغ ذلک رسول اللہ صلعم فخرج مغضبا یجر ردائہ فرفع شیئا
کان فی یدہ لیضربہ فقال اعوذ باللہ من غضب رسولہ فنزل
انما یرید الشیطان یعنی حق تعالی نے نازل کین شراب کے بارہ مین تین
آیتین ایک تو یسئلونک عن الخمر والمیسر الخ پس کچہہ مسلمانون نے
ترک کیا اور کچہہ لوگ پیتے رہے یہانتک کہ ایک شخص نے پیکر نماز پڑہے
اور ہذیان بکنے لگا پس نازل ہوئی دوسری آیت یا ایہا الذین
امنوا لا تقربوا الصلوۃ الخ اسکے بعد بہی شراب پی جسکو پینا تہا ساتہ فرقہ
مین سے یہانتک کہ شراب پی عمر نے پس یہہ خبر پہونچی رسول خدا کو پس ..

حضرت غضبناک بر آمد ہوی کہ ردای مبارک خاک پر پہر گئے تہی پس جو
چیز آپ کے ہاتہہ مین تہی اوسکو آپ نے اوٹہایا تاکہ مارین عمر کو پس عمر نے
کہا کہ پناہ مانگتا ہون مین سائنہ خدا کے غضب سے اوسکی رسول کے پس
یہہ تیسری آیت انما یرید الشیطان الخ نازل ہوئی چنانچہ ایک ظریف نے
کہ مرجع وضیع وشریف مین اس مقام پر خطاب کرکے طرف حضرت عمر بن
الخطاب کے یہہ شعر فرمایا ہے سہ ای منصف دوران تو نگہہ کن قران ؛ حال
تو و مرتضی نباشد یکسان ؛ در شان وی انما یرید اللہ ست ؛ در حق تو انما
یرید الشیطان ؛ اور کلا انہم عن ربہم الخ بحذف مضاف ہے ای رحمۃ ربہم
جیسا کہ واسال القریۃ کا حال ہے چنانچہ حسن وقتادہ کہتی ہین کہ اسکے
معنی ہین ممنوعون عن رحمۃ ربہم یعنی منع کئے جاوینگے رحمت پروردگار
سے اور ابی مسلم سے منقول ہے محرومون عن ثوابہ قضیۃ عجیبۃ
جو لا تدرکہ الابصار مین آپ نے پیدا کیا ہے تو وہ سلب عموم پر دال
نہین بلکہ عموم سلب کا مفید ہے اور اختصاص فی حال دون حال کا اثبات
چاہیئے ولم یثبت آیہ وما اللہ یرید ظلما للعباد وما علی المحسنین
من سبیل مین جمع محلی باللام پر نفی وارد ہے اور وہ مفید عموم ہے در
حقیقت نفی مین بہی اور اثبات مین بہی بلا خلاف ہان اختلاف اس مین
ہے کہ لفظ کل پر جو نفی وارد ہو تو آیا وہ مفید عموم ہے یا نہین مگر قران
مجید مین تو وہ بہی دال عموم پر ہے واللہ لا یحب کل مختال فخور
قران مجید مین موجود ہی اور اس سے عموم مقصود ہے علامہ قوشجی شرح تجرید

مین کہتی ہین کہ ادراک کے دو معنی ہین ایک ایسی وجہ پر کہ احاطہ
بجوانب مرئی ہووے اور دوسرے ادراک بجارحہ مخصوصہ اور
وہ دونو صفت نقص ہین لکن اول پس ظاہر ہے اور دوسرے پس اسلئے
کہ ادراک بجارحہ مخصوصہ بدون مقابلہ کے ممکن نہین تعجب ہے کہ قوت
مدرکہ آپکی درست نہین اوسمین سے ایک باصرہ بہی ہے نظرت الی
الهلال فلم اره محاورہ عرب ہے سبحان اللہ اب آپ خدا کی بہی برابری
کرنے لگے وہ تو جسمیت سے بری ہے اوسکو حاجت حواس کی کیا ہے
وہ خالق حواس ہے آپ ایسی فرمائیے کہ قاذورات اور ہام فاسدہ مین
مبتلا ہین بصیر کے وہان معنی تو عالم بالمبصرات کے ہین یعنی جو چیز تمہارے
دیکھنے مین بواسطہ قوت باصرہ آتی ہے اوسکا علم اوسکو بدون قوت باصرہ
آتا ہے اور علم خدا عین ذات ہے اور سامنے کی مکان کی مثال جو آپنے
دی پس اگر مثل مکان کے ہے تو اس سے لازم آویگا کہ حق تعالی محل
حوادث ہووی اور منقسم ہووے اسلئے کہ جسم بتمامہ اپنی مکان مین در آتا ہے
پس جائز نہین کہ منقسم نہووے اور حق تعالی ان سب سی بری ہے اور
اگر مثل جہت کے ہے تو احتیاج محل کی ہویگی اسواسطی کہ جہت تو نام
طرف امتداد کا ہے اور حق تعالی پر یہہ بہی جائز نہین ہے علاوہ اسکے
آگی کی جہت مین ادراک حاسہ بصر ضرور ہے اور وہ موقوف ہی عدم
قرب مفرط و عدم بعد مفرط پر اور قرب اور بعد صفات جسمیت سے سامنے
کی جہت اور مکان کی مثال تو ٹہیک نہوی اسواسطے کہ جہت اور مکان کو

آپ دیکھہ نہین سکتے مگر جبکہ آپ اوسکے منشار انتزاع کو دیکھتی ہین ایسا
تعجب ہے کہ روح آپکے بدن مین موجود ہے اور بجہت اسکی کہ وہ ممکنات
مین سے ہے آپکو اوس سے ایک مناسبت بہی ہے اور زندگی آپکی اوسی
جہت سے ہے اور ہر وقت موجود رہتی ہے مگر دیکھنا اوسکا آپکو ممکن نہین
ہوتا اگر رویت خدا ممکن ہوتی تو یہ ونفی فرماتا وہ تو معروف ہے اور
لن ارٰیے جو آپ نے فرمایا وہ صیغہ مجہول کا ہے وہان مجہول کا کیا کام
خلاصہ یہہ کہ نظر کے تین معنی ہین رویت انتظار گردش حدقہ چشم واسطی
رویت کے اور رویت مین آٹھہ چیزین شرط ہین اول بینائی دوسری تقابلہ
درمیان دیکھنے والے کے اور اوس چیز کے کہ جسکو دیکھا چاہتا ہی یا مقابلہ
اوس چیز کا جو حکم مین اوسکے ہو مثل آئینہ کے تیسرے زیادہ نزدیک نہ ہونا
چوتہی بہت دور نہ ہونا پانچوین یہہ کہ کوئی چیز حایل نہووی درمیان مین
اون دونون کے چھٹی یہ کہ وہ شفاف نہ ہو مثل ہوا کے ساتوین یہہ کہ قصد
دیکھنے کا بہی ہووی آٹھوین یہہ کہ تاریکی نہو اور وجود ان شروط کا
مستلزم جسمیت و مکانیت ہے اور حق تعالی اس سے بری ہے اور رویت
اوسکی ممکن نہین ضعیف ہونا ادلہ عقلیہ اہلسنت کا رویت حق تعالی پر
اونہین کے علما کے قول سے ظاہر ہے فخر رازی امام سنیان کہتی ہین
کہ دلایل عقلیہ اسمقام مین قوی نہین ہین علامہ قوشجی دعوی اجماع
کا کرتے ہے مین اسبات پر کہ رویت حقیقیہ تو حق تعالی کے نہین ہو سکتے
مگر انکشاف تام علمی کا منکر کوئی نہین باقی رہی دلایل نقلیہ اہل سنت

وہ مستلزم جسمیت حق تعالیٰ ہین در منثور مین تفسیر یوم یکشف عن ساق فیدعون الی السجود مین لکہا ہے مسند ابن راہویہ اور طبرانی و دارقطنی وغیرہ سے بہ تصحیح حاکم کے روایت طولانی مین کہ حق تعالیٰ محشر مین مسلمانون سے پوچھیگا کہ ہر شخص اپنی معبود کی پیچہے گیا تم کس فکر مین ہو مسلمان عرض کرینگے کہ ابہی ہمنے اپنے معبود کو نہین دیکہا حق تعالیٰ کہیگا کہ اگر تم اپنی خدا کو دیکہو تو پہچانو گے وہ کہینگے کہ ہان ہماری پاس نشانی ہے اوس سے شناخت کر لیوینگے حق تعالیٰ پوچہیگا وہ کیا علامت ہے جواب مین کہینگے کہ وہ علامت کہولنا ساق کا ہے پس حق تعالیٰ اپنی ساق نورانی کہولیگا اوسوقت سب سجدہ کرینگے یہانتک کہ جب سب دروازہ بہشت پر پہونچینگے تو خداوند عالم اونکی رضامندی دریافت کریگا اوسوقت وہ لوگ خدا سے کہینگے کہ آپ نے ہمکو راضی کر دیا اوسوقت خدا اسقدر ہنسیگا کہ لہات اور دانت اپنے خدا کی دکہلائی دینگی اب یہہ مقام زیادہ تر قابل خندہ دندان نماء ہے کہ جو بات کہ رویت کے واسطے ضروری نہ تہی وہ بہی خدا کے لئے ثابت کرنے لگے بہر کیف جتنی دلیل نقلیہ اہلسنت کے رویت حق تعالیٰ پر ہین اون سب سے جسمیت حق تعالیٰ نکلتی ہے اور قایل ہونا جسمیت حق تعالیٰ کا کفر ہے اور اگر الی کو بمعنی نعمت آپ کے غلط ہی لیوین تو ناظرہ کے معنی منتظر ثواب پروردگار ہونگے مین تفسیر در منثور مین دیکہیہ یعنی ناظرہ ہم جمع المرسلون مین بمعنی منتظرہ کے اور معنی درست نہین ہوسکتی ہین بعضی یہہ گمان جو کرتے ہین کہ ناظرہ کا تعدیہ

جب الے کے ساتھ ہوگا تو وہ بمعنی انتظار نہین ہوتا اس گمان کو قول فخر رازی امام سنیان تفسیر کبیر مین باطل کرتا ہی قال وتحقیق المقام فیه ان معنی قولھم فی الانتظار نظرته بغیر صلة انما ذلك فی الانتظار لمجی الانسان بنفسه واذا کان منتظر الرفدته و معونته فقد قال نظرته الیه یعنی تحقیق مقام یہہ ہے کہ وہ لوگ جو کہتی ہین کہ نظرته انتظار کے معنو مین بدون صلہ کے ہوتا ہے یعنی بدون درمیان مین انے الے کے ہوتا ہی وہ اس مقام پر ہے جبکہ انسان اپنے نفس کا آپ انتظار کرے اور اگر رفیقون کا اور یارونکا اپنے انتظار کرے تو الی کے ساتھہ بولتا ہے فقط

سوال آیہ وعد الله الذین امنوا منکم مین خلافت کا وعدہ ہے پورا ہونا تو اوسکا ضرور ہے کیونکہ خدا کا وعدہ ہے اور ادہر دیکھنی مین تو خلیفہ موصوف باوصاف مندرجہ آیہ مسطورہ سوای چار اور کوئی نہین ہوا خاص کر لیبدلنھم من بعد خوفھم امنا سی تو روشن ہے ہو گیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو کفار سے پہلی خلافت ای کبھی خوف ہی نہین ہوا اور اگر خاص حضرت علی کو مراد لیجئے تو مخالفت مدلول الذین امنوا ہے اسلئے کہ اوس سے جمعیت ثابت ہوتی ہے نہ وحدت اور امام زمان کو مراد لیجئے تو وہ منکم کی مخالف ہے اسلئے کہ اسکی موافق تو اون خلیفون کا صحابی ہونا ہی ضرور ہے ورنہ منہ لفظ بیکار ہوگا اوس سے لغو لازم آیگا اس صورت مین کیا

وجہ ہے کہ اونکو خلیفہ راست تر نہین سمجھتی

جواب بیشک وعدہ خدا پورا ہونا چاہئی اور اس آیت مین صفات متعدد مذکور ہوے ایک تو ایمان دوسرا عمل صالح اور وعدہ ہوا خدا کا کہ جن لوگونمین یہہ صفات پائی گئی ہونگی اونکو اوسطرح خلیفہ کریگا جیساکہ خلیفہ کیا تہا اون لوگون کو جو قبل انکے گذری اور ہر آئینہ خدا اقتدار کریگا اون لوگون کو اوس دین پر جو پسندیدۂ خدا ہی اور بدل دیگا بعد خوف کے اونکو امن سے دیکہنی کہ یہہ صفات آپکے ثلاثہ مین کہان ہین سوائے اسکے کہ ایمان ساتہہ جلانی قرآن وخانہ رسالت کے جمع نہین ہوتا اور خود رسولخدا آپنی بہی تصریح فرمادی تہی کہ نہین معلوم تم لوگ بعد میری کیا کیا دین مین ایجاد دین کروگی موافق روایت صحیح بخاری وموطا کے جسکو ہم اوپر ثابت کرچکی ہین اور دوسری بروایت عبداللہ بن ہشام منقول ہے کہ عمر بن الخطاب نی کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہ یا رسول اللہ آپکو مین سب سے سوا چاہتا ہون مگر اپنی جان سے حضرت نی ارشاد کیا کہ ہرگز ایمان دار وہ شخص نہین ہے کہ جو مجہی اپنی جان سے زیادہ عزیز نہ سمجہی اوس وقت عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپ کو اپنی جانسی بہی زیادہ عزیز رکہتا ہون حضرت نی فرمایا کہ اب اس کلمہ کو کہتی ہو ای عمر یہہ در منثور مین مذکور ہے کیا عملوا الصالحات سی یہی مقصود ہے کہ مالک ابن نویرہ و سعد بن عبادہ و ابوذر غفاری سے صحابہ عدول مقبول رسول مقبول کو قتل کروادین اور انواع اذیت دیوین علاوہ اسکی خلافت تو آپکی ثلاثہ

کی تعین خلق ہوی ہے اور خلیفہ جو سابق مین گذری مثل آدم و داود
اونکو خدا نے خلیفہ کیا تہا اور ضرور ہے کہ اس مقام پر بہی خلیفہ من
جانب اللہ مراد ہووی اور ظاہر ہے کہ آپکے تینون خلیفہ من جانب اللہ
نہ تہی اور ابہی تک روز وفات رسولخدا سے اوس دین پر کہ جو پسندیدہ
خدا ہے قدرت حاصل نہین ہوی اسواسطے کہ ہزار ہا یہود و نصاری
وار باب ملل مختلفہ موجود ہین پس مراد اس سے جناب امیر علیہ السلام
اور اونکی اولاد اطہار ہی کہ متعین حق تعالی یہہ سب کے سب خلیفہ
ہین اور حق تعالی ان سب کو قادر فرماوی گا اپنی اوس دین پر
کہ جو پسندیدہ خدا ہے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کو بعد ظہور
و دیگر ائمہ علیہم السلام کو زمان رجعت مین کہ اوسوقت جتنی مضامین
اس آیت کے ہین سب صادق آوینگی اور آیہ کریمہ ونرید ان
نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلہم ائمۃ ونجعلہم
الوارثین ونمکن لہم فی الارض ونری فرعون وہامان
وجنودہما منہم ما کانوا یحذرون مین طرف اسیکی اشارہ ہے اور
یہانسی بہی پتہ امامت کا جو آپ کو نہین ملتا تہا کلام اللہ سے دیکہہ لیجیے
اور فرعون وہامان اور اونکے جنود سے غاصبین حقوق آل محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ مقصود ہین اور اگر یہہ آیت مخصوص حضرت موسی ہوتی
تو حق تعالی منہم نہ فرماتا بلکہ منہ فرماتا اور آیت استخلاف مین جو لفظ ارتضی
ہی وہ اشارہ ہے طرف اوس آیت کے جسمین رضیت لکم الاسلام

وینا ہے کہ نازل ہوئی ہاے خم غدیر مین بعد خطبہ پڑہنی جناب رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے درباب خلافت حضرت امیر کبیر علیہ السلام اوسیے ارتضا
مین اشارہ خفیہ ہے طرف لفظ مرتضی کے کہ لقب مبارک اوس جناب کا ہے مسند
ابن حنبل مین منقول ہے ابن عباس سے کہ قران مین جو آیت ایسی ہے کہ اس
اول مین لفظ الذین امنوا ہے علی علیہ السلام اوسکے سردار اور امیر مین
اور تحقیق کہ حق تعالی نے عتاب کیا ہے اصحاب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر
قرآن مین اور نہین ذکر کیا جناب امیر علیہ السلام کا مگر بہ نیکی وخیر اور یہہ جو
آپ نے لکھا کہ حضرت امیر معاویہ تو اونکی امارت کا حال سنئے جمع الجوامع
مین ابی عبیدہ سے منقول ہے کہ معاویہ نے خط لکھا تھا جناب امیر علیہ السلام
کو کہ اے ابو الحسن میری فضایل بہت مین اور میرا باپ سردار تھا جاہلیت مین
اور مین بادشاہ ہون اسلام مین اور ماموں ہون مومنین کا اور کاتب
وحی ہون پس فرمایا جناب امیر علیہ السلام نے کہ فضیلتون کے ساتھہ فخر
کیا چاہتا ہے مجھپر فرزند اوس عورت کا کہ جسنے کلیجہ کے ٹکڑے کہائے اوسکے بعد
ارشاد فرمایا کاتب سے لکہ کہ بجواب اوسکے لکھہ محمد النبی اخی وصنوی
وحمزۃ سید الشہداء عمی ؛ وجعفر الذی یمسی ویضحی یطیر مع الملئکۃ ابن امی
وبنت محمد سکنی وعرسی ؛ مسوط لحمہا بدمی ولحمی ؛ وسبطا احمد ولدای
منہا ؛ فایکم لہ سہم کسہمی ؛ سبقتکم الی الاسلام طرا
صغیرا ما بلغت اوان حلمی ؛ پس معاویہ نے کہا کہ چہپاؤ اس خط کو
او نہ پڑہو والا اہل شام رجوع کرینگی جناب امیر سے اور متشر سے

ربیع الابرار مین لکھتی ہین کہ معاویہ بروز جمعہ خطبہ پڑہتا تہا کہ دفعتہً ریح سہمناک
معاویہ سے بالای منبر سرزد ہوی لوگ اس حال کو دیکہہ کر رنجیدہ ہوی
کہ منبر رسولخدا پر لوگون کے سامنی اسطریق کی بی ادبی کی اوسوقت
معاویہ نے خطبہ مین یہہ الفاظ پڑہی الحمد للہ الذی خلق ابدانا
واسکنہا ارواحنا وجعل فیہا ریاحا وجعل خروجہا للنفس راحۃ
فربما اختلجت فی خیر اوانہا وانفلتت فی غیر وقتہا فلا جناح علی
خارج منہ ذلک والسلام یعنی شکر اوس خدا کا کہ جسنی ہماری بدنون کو
پیدا کیا اور اون بدنون مین روحین ڈالین اور اوسمین ریحین بہرین
اور نکلنا اون ریحون کا واسطی نفس کے راحت مقرر کیا پس بعض اوقات
وہ ریحین بی وقت نکل جاتی ہین پس خطاوار نہین وہ شخص کہ جس سے
صادر ہوا اوسوقت صعصعہ بن صوحان اوٹہکہڑی ہوی اور کہا صدقت
یا معاویہ ان اللہ خلق ابدانا الی ان قال جعل خروجہا للنفس
راحۃ ولکن جعل ارسالہا فی الکنیف سنۃ وعلی المنبر بدعۃ
یعنی سچ کہتی ہو ای معاویہ تحقیق کہ حق تعالی نے بدنون کو پیدا کیا اور اوسمین
ریحین بہرین اور گردانا نکلنی کو اوس ریح کے واسطی نفس کے راحت مگر
نکلنا اون ریحون کا جای ضرور مین سنت ہے اور منبر کے اوپر بدعت
ہے اوسکی بعد کہا ای اہل شام اوٹہو کہ تمہارے امیر کا وضو ٹوٹ گیا اور
نہ تمہاری نماز ہے نہ انکی نماز ہے یہہ کہکر مسجد سی اوٹہکر چلی گئی اور یہہ
جو اپنی کہنا کہ اگر آمنوا سے مراد فقط جناب امیر علیہ السلام کو لیجئی تو

لفظ امنوا کہ صیغہ جمع ہے کیونکر شخص واحد پر صادق آویگی پس اگرچہ امنوا
سے یہاں مقصود مین جمیع ایمہ علیہم السلام لکن آپ فرمائیے کہ وہ حدیث
جو آپکے یہاں منقول ہوئی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ انا مدینۃ العلم وابو بکر سقفہا وعمر حیطانہا وعلی بابہا اسمین
لفظ حیطان جمع ہے اور عمر شخص واحد ہے پس یہاں کیونکر صیغہ جمع شخص واحد
پر صادق آئیگا اور یہہ جو آپنے کہا ہے کہ اگر امام زمان کو مراد لیجئے تو متکلم
کے مخالف ہے اسکی کہ اسکی موافق تو اون خلیفون کا صحابی ہونا ضرور
ہے تو اوسی آیہ کریمہ یعنی یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم الخ سے
مرتدین کا صحابی ہونا ضرور ہی ہوگا اور لازم آویگا کہ صحابہ مرتد ہودین
اور مخالف ہوگا اوس قول کے کہ جو آپ کہتے ہین کہ جملہ صحابہ عدول ہین اور
یہی چاہئے آیہ یا ایہا الذین امنوا اذا طلقتم النساء کہ بصیغہ جمع وارد
ہوا ہے اس سے طلاق دینا مخصوص ہو جاوی ساتھہ صحابہ حاضرین
کے اور اونکی سوا جو ہودین اونکی واسطے حکم جواز طلاق باقی نہ ہے
حالانکہ یہہ خلاف شریعت اسلام ہے فقط

سوال آیہ یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف
یاتی اللہ بقوم سے یہہ ثابت ہے کہ جو لوگ مرتدین سے جہاد کرینگے
وہ اللہ کے پیارے اور بڑے کامل ہونگے تو سوا حضرت ابو بکر اور
اونکے ہمراہیون کے اور کسی نے مرتدین سے قتال نہیں کیا اور خوارج
کو مرتدین کہنا نہایت بیحیائی ہے کہ اونکو بدعتی کہئے مناسب ہے

کیونکہ کافر عجیب ہین غرض اوس دین اور اوس نبی کے معتقد ہین فقط

جواب مفسرین کا اہلسنت نے اس آیہ کے شان نزول مین اختلاف کیا ہے بعضون نے مثل ثعلبی کے کہا ہے کہ یہہ آیہ نازل ہوا شان مین جناب علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اور فخر رازی اور امثال نے اوسکے بسبب شدت تعصب کے کہا ہے کہ یہہ آیہ نازل ہوا شان مین اہل یمن کے اور سند لایا ہے آپ کا امام اپنے قول پہ اس روایت کو کہ جب یہہ آیہ نازل ہوا تو لوگون نے رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے پوچھا کہ یہہ قوم کون ہین جو مرتدین سے جہاد کریگی آپ نے دست مبارک کو اپنے پشت سلمان پہ پہیرا اور فرمایا کہ اوس قوم سی مراد سلمان اور قوم سلمان ہے اور دوسری روایت ذکر کی ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے اشارہ کیا طرف ابی موسی اشعری کے اور فرمایا کہ وہ قوم انکے قوم ہے انتہی پس اب ملاحظہ فرمائی کہ آپ کے مفسرین کے اقوال کے بنا بہ تو کہین پتہ آپ کے خلفای ثلاثہ کا نہین اگر جناب امیر علیہ السلام بنا بر آنکے مفسرین کے مقصود ہین اور ہی یہی ہی کہ اسی پہ اتفاق سنی و شیعہ دونون کا ہے اور جسپر اتفاق ہو وہی قابل عمل سکہو تی ہے اور بر تقدیر نزول اگر اہل یمن ہی مقصود ہون تو اہل یمن نے تو جہاد کیا ہے باتفاق جناب امیر علیہ السلام کے ساتھہ بہانتک کہ جناب امیر علیہ السلام نے اوسکی مدح کی ہے خطبہ مین اور اپنے دیوان مین اور کہین سے ثابت نہین ہا کہ اہل یمن نے مقاتلہ کیا ہو ساتھ آنکے خلفا کے ساتھہ پس اس سے

نازل ہونا آیہ کا شان جناب امیر علیہ السلام مین ثابت ہوا اور اگر حضرت
حضرت سلمان مقصود مین تو حضرت سلمان کی تعریف عین تعریف اہلبیت
کے ہے اور ظاہر ہے کہ وہ مطیع جناب امیر علیہ السلام تھے نہ مطیع آپکے خلفا
اور اگر ابوموسی اشعری مقصود ہون تو وہ مقصود ہو نہین سکتے اسواسطے
کہ حدیث مین تو اتنا ہی ہے کہ قوم ابوموسی اشعری ہے مثل حضرت سلمان
کے نہ فرمایا کہ سلمان ہین اور قوم سلمان علاوہ اسکی اس آیہ سے یہہ نہین
نکلتا کہ جو قوم پیدا ہوگی وہ اونہین مرتدین سے جہاد کریگی بلکہ آیہ سے
اتنا ہی نکلتا ہے کہ جو شخص دین سے پہر جاوے و خدا اسی پہر جاوے حق تعالی ایک قوم
پیدا کریگا کہ وہ دوست خدا ہونگی اور راہ خدا مین جہاد کرینگی علاوہ اسکی
بقول آپ کے جو اس مسئلہ کے پہلی مسئلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ اصحاب رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ مرتد بہی ہو گئے تھے اسواسطے کہ آپ نے اول مسئلہ مین کہا ہے
کہ وعد اللہ الذین امنوا منکم سے یہہ ثابت ہے کہ جنسے وعدہ خلافت
ہوا ہے وہ صحابی بہی ہون والا لفظ منکم بیکار ہوگی پس اس مقام پر
بہی ہے کہ یاایہا الذین امنوا من یرتد منکم الخ پس اس سے مرتدین کا
صحابی ہونا ضرور ہے والا یہان بہی لفظ منکم بیکار ہوگے ذرا اپنی کتاب
مغرب ملاحظہ فرمائی اوسمین یہہ حدیث لکہی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے حق جناب امیر المومنین علیہ السلام مین کہ یہہ جہاد کرینگی ناکثین
سے اور قاسطین اور مارقین سی صاحب مغرب کہتا ہے کہ مراد ناکثین
سے وہ لوگ ہین کہ جنہون نے بیعت کو جناب امیر علیہ السلام کے توڑا اور

عایشہ کو بہڑکا کر کے لیکئے بصرہ کو اونٹ پر سوار کرکے کہ نام اوس اونٹ کا
عسکر تہا اور اسیو اسطی نام اوس لڑائیکا جنگ جمل ہی اور قاسطون معاویہ
اور اتباع معاویہ ہین اسواسطی کہ اون لوگون نے تجاوز کیا حق سے جسوقت
کہ لڑی وہ امام بحق علی بن ابی طالب علیہ السلام سے اور اوس جنگ
کا نام ہے جنگ صفین اور مارقین وہ لوگ ہین کہ خارج ہوی دین خدا
سے اور حلال جانا اونہون نے جنگ کو خلیفہ رسول خدا سے اور وہ لوگ
عبید اللہ بن وہب اور حرقوص بن زہیر بجلی کہ مشہور ہے ساتہ ذو الثدیہ
کے اور اتباع اوسکی اور اس جنگ کا نام ہے جنگ نہروان اور وہ زمین
عراق سے چار فرسخ پر واقع ہی آپ دیکہیے کہ خوارج کو مرتد کسنی کہا آپ کی عالمون
نی یا اور کسی نے معلوم نہین کہ یہہ حیا ہی ہے یا کیہ اور انصاف سی نہ
گذرے محبت خدا و رسول جو آپ کے خلفا کو تہی اوس محبت کا حال
تو جوابات سابقہ سے کہ جو آپ کی کتابون سے لکہی گئی ہین بخوبی واضح
ہو جاویگی بار بار ذکر کرنیکے احتیاج نہین ہے قرآن کا جلانا دلیل
محبت خدا ہے اور خانہ رسالت مین آتش افروزی کرنا اور رسول
خدا کی دفن و کفن مین شریک نہونا یہہ دلیل محبت رسول ہے جنگ گاہ مین
جہاد سے بہاگنا وہ بہی ایک دفعہ نہین مگر یہہ دلیل جہاد کرنیکی راہ خدا
مین اب کہانتک لکہین یہہ آیت تو کسی طریق سے صادق نہین آتی
ہان اپنی کتابون سے بزبانی اپنے عالمون کے صفات جناب امیر
علیہ السلام سنئے صواعق مین ہے کہ جناب امیر علیہ السلام بروز شورہ

حجت لائی اہل شورہ پر اور فرمایا کہ مین تمہین قسم دیتا ہون خدا کے
آیا کوئی تم مین مجھسے زیادہ تر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے قرابت
رکھتا ہے اور آیا کوئی شخص ہے کہ جسکو رسول خدا نے اپنا نفس قرار دیا ہو اور
وسکے فرزندونکو فرزند قرار دیا ہو اور اوسکی عورتون کو اپنی عورتین کہا ہو بجز میرے
سبھون نے باتفاق کہا کہ نہین کشاف مین لکھا ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و
آلہ صبح مباہلہ کو گود مین لیکر امام حسین علیہ السلام کو برآمد ہوی درحالیکہ امام
حسن علیہ السلام کی ہاتھ پکڑی ہوی تھے اور حضرت فاطمہ علیہا السلام پیچھی
اوس جناب کے تھین اور جناب امیر علیہ السلام پیچھے تھے جناب فاطمہؑ کے اور
آپ فرماتی تھے کہ جب مین دعا کرون تو آمین کہنا پس اسقف نصارے
نی کہا کہ ای گروہ نصاری مین دیکھتا ہون اون صورتون کو کہ اگر یہہ
چاہینگے خدا سے تو پہاڑ کو زمین سے ہٹا دیگا ان سے مباہلہ نکرو والا
ہلاک ہوجاؤگے اب اسی سے فضیلتین کئی نکلین ایک تو یہہ کہ رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے اول سے دعا مین مدد چاہی دوسری علماء
نصاری نے اقرار کیا اونکی قرب و منزلت کا پیشگاہ حق تعالی فخر رازی
فرماتی ہین کہ اہل بیت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ برابر ہین رسولخداؐ کے
پانچ چیزون مین ایک تو سلام مین حق تعالی نے فرمایا السلام علیک
ایھا النبی اہل بیت کے شان مین فرمایا سلام علی ال یس دوسری تشہد
نماز مین خدا نے صلوات بھیجی رسولخدا پر اور اونکی آل پر تیسری طہارت مین رسول
خدا کو فرمایا طہ ای یا طاہر اور اہلبیت کے بارہ مین فرمایا کہ ویطہرکم

فقط تھیرا چوتھی صدقہ حرام کیا رسول خدا پر اور اونکے اہل بیت پر پانچوین
محبت کے بارہ مین فرمایا حق تعالی نے رسولخدا کے فاتبعونی یحببکم
اللہ اہل بیت کی محبت مین فرمایا قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ
فی القربی حق تعالی نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اہلبیت کو
اونکے باعث امان امت گردانا ہے عذاب سے فرمایا وما کان اللہ
لیعذبھم وانت فیھم حضرت نے فرمایا کہ جب ستارہ جاتی رہین گے تو اہل
آسمان بھی جاتے رہین گے اور جب میرے اہل بیت جاتے رہینگے تو اہل زمین
جاتی رہینگے یہہ صواعق محرقہ مین بھی مذکور ہے جناب امیر علیہ السلام کو جائز
تہا کہ حال جنابت مین مسجد رسول خدا مین رہین چنانچہ صواعق مین اور
کشاف مین یہہ حدیث مذکور ہے سعد سے کہ اونکے برابر کوی راوی معتبر
اہلسنت کے یہان نہین ہے وہ کہتی ہین کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے واسطی علی کے کہ نہین حلال ہے واسطی کسی کے کہ جنب ہووی بیچ
اس مسجد کے سوای میری اور سوای تمہارے تمام اصحاب کی دروازی بند
کردی گئے مسجد مین اور دروازہ فقط جناب امیر علیہ السلام کا کہلا رہا چنانچہ
نسائی کہ اصحاب ستہ مین سے ہے کئی طریق سے اوسنی اس روایت کو
لکہا ہے مقاتلہ اور جہاد بہی کرنا مخصوص جناب امیر علیہ السلام تہا حاکم
نے اور احمد نے ابی سعید خدری سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے
حضرت علی سے کہ تم مقاتلہ کروگے تاویل قران پر جیسا کہ تمنی مقاتلہ کیا ہے
تنزیل قران پر حضرت نے اولویت واسطی جناب امیر علیہ السلام کے ظاہر

فرمائی اور فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ صواعق محرقہ بین ہے کہ
کہ کسی نے عمر سے کہا کہ تم ایسی تعظیم کرتے ہو جناب امیر علیہ السلام کے کہ اور
اصحابون کے نہین کرتے ہو عمر نے کہا کہ یہہ میری مولا ہین پہر ابن حجر نے
لکہا ہے مقصد خامس مین صواعق سے کہ دو اعرابی لڑتے ہوی آئی عمر کے
پاس عمر نے کہا جناب امیر علیہ السلام سے کہ آپ حکم دیجئے پس حضرت نی حکم
بیان کیا پس ایک اعرابی نے کہا کہ ہماری درمیان مین انہون نے حکم
بیان کیا ہے پس عمر نے اوچہل کے اوسکی گردن پکڑی اور کہا کہ نہین
جانتا ہے تو کہ یہہ کون ہین یہہ میری مولا ہین اور مولا ہین ہر مومن کے
اور جسکی یہہ مولا نہین وہ مومن نہین انتہی اور رسولخدا آنی حضرت کو اپنا
بہای بنایا اسکو ترمذی نے لکہا ہے اپنی صحیح مین اور سیوطی نے لکہا ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اوسی خدا کے جسنی مجہی پیغمبر کیا کہ یا علی تمہارے
بہائی بنانی مین جو مینے دیر کے تو مینی اپنی واسطی تمہین رکہا تہا اس سے ظاہر
ہوا کہ جسطرح سے آخر زمان مین مین پیغمبر ہوا اور شرف نبوت مجہی حاصل
ہوا حال آنکہ مقدم ہون فضیلت مین سب پیغمبرون سے اسی طریق سے
تمکو سب سے اخیر اپنا بہائی بنایا اور شرف اخوت تمکو حاصل ہوا حال آنکہ
تمہین فضیلت ہے سب اصحاب پر اور رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے دوستی
علی کے اپنی دوستی کہی اور دشمنی علی کے اپنی دشمنی کہی صواعق مین ہے
اور طبرانی نے ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ نے کہ جسنے علی کو دوست رکہا اوسنی مجہی دوست رکہا اور

جسنے دشمنی کی علی سے اوسنی مجہسے دشمنی کی اور جسنے مجہسے دشمنی کی اوسنی
دشمنی خدا سے کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی حضرت کو سردار کہا
سہیلکا مواہب لدنیہ مین ہے کہ جناب امیر علیہ السلام دور سے دکہائی دئے
حضرت نی فرمایا کہ یہہ سردار ہین عرب کے عایشہ نے عرض کی کہ آپ سردار
عرب کے نہین ہین حضرت نی فرمایا کہ مین سردار عالم ہون اور علی بن ابی
طالب سردار عرب کے ہین اب فرمائی کہ آپ کے خلفای ثلثہ عرب تہی یا
عجم تہی یا حیوانات مین سے تہے اگر عرب تہی تو جناب امیر علیہ السلام اونکی سردار
تہی اگر عجم تہے تو عجم پر عرب سردار ہین تو جناب امیر علیہ السلام کو سرداری دو
درجہ کی حاصل ہوئی اور اگر حیوانات مین سی تہی تو حیوانات سے اشرف ہے
انسان اور انسان اگر عجم ہے تو اوسنی اشرف ہے عرب اور عرب کی اشرف
ہین جناب امیر علیہ السلام تو اس راہ سے کئی مراتب کی سرداری جناب امیر
علیہ السلام کی واسطی ہے آپ کی خلفا پر براو یات آپکے ہم مذہبون کے

سوال ۳۵ خدا کی ذمہ عدل واجب ہے تو آیہ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون کا کیا جواب ہے

جواب ۳۵ سبحان اللہ چہوٹا منہہ بڑی بات سوال کرنیکی لیاقت بہی چاہیے ہی جبکہ آپکو علم اپنی مصلحتونکا
نہین ہوتا کہ اسکے کرنی مین بہتری ہوگی یا برائی اور جو کچہہ کہا نادانستہ اوسکو کہتی ہو کہ جو تقدیر مین
لکہا ہوا تہا وہ ہوا چنانچہ ربیع الابرار مین زمخشری نے لکہا ہی کہ بی بی عائشہ سے کسی نے پوچہا تہا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کسکو زیادہ چاہتے تھے اونہون نے کہا فاطمہ کو سایل نے کہا
کہ مین عورتون نہین پوچہتا مردون مین زیادہ کسکو چاہتے تھے عائشہ نے کہا

کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کو سائل نی کہا کہ پہر آپ اونسی لڑین کیون
یہہ سنکر ہونہہ ڈہانپ کر رو نی لگین اور کہا کہ جو میری تقدیر مین تہا وہ ہوا
فقط اب خیال کرنا چاہئی ہے کہ رسولخدا نی فرماہی دیا تہا کہ لڑائی علی کی میری
لڑائی ہی ای عایشہ ڈرنا اوس دن سے کہ جسدن کتی بہونکین اور جب تشریف
لی گئین لڑنی کو تو اس حدیث کو خیال نہ کیا اور کتون نے بہی بہونک کر آگاہ
کیا لیکن یاران یار غار نے گواہی دی کہ وہ یہہ مقام نہین ہے اور وہ
گواہی جو اول اول جہوٹی اسلام مین ہوی ہے وہ یہی تہی کوی شخص
منصف مثل آپ کے موجود نہ تہا کہ ایسی فعل قبیح کا سوال کرتا پس افعال
حق تعالی تو عظیم ہین اس سے کہ کوی اوسکی مصلحت کو سمجہ سکے ایک ایک
عالم اور ایک ایک طبیب جو مسئلہ کہدیتا ہے یا نسخہ لکہہ دیتا ہے اوسمین بہی کو
چون وچرا نہین کرتا اور اگر کسی نے چون وچرا کیا اور راونی بتایا سبب و اسکا
تو چونکہ قواعد سے واقف نہین تو کچہہ بہی خیال مین نہین آتا یاد کہو سوال
ملائکہ کو کہ جب حضرت آدم کے خلیفہ کرنے کا حق تعالی نے انظہار کیا تو ملائکہ
نے کہا تہا کہ تو گردانیگا روی زمین پر اوس شخص کو جو فساد کریگا اور خونریزی
کریگا تو حق تعالی یہی فرمایا تہا کہ مین جانتا ہون اوس چیز کو کہ تم نہین
جانتی ہو اور جب خدا نے ملائکہ کا امتحان لیا اور اسما کو دریافت کیا تو
نام تک نہ بتا سکے جس مقام پر نفوس ملکی کام نکرین وہان پر عقول بشری
ہمکو کیا لیاقت مگر ہان جس ظرف مین جو کچہہ ہوتا ہے اوس سے ٹپک پڑتا ہے
چونکہ آپ تابعین ہین سی اونکی ہین جنہون نی ظلم کیا ثقلین پر تو آپ خدا سے

عدالت کو نفی کیا چاہتی ہین اور اوسکو بہی آپ ظالم ٹہرایا چاہتی ہین دعوی
قران خوانی کا بہت وان اللہ لیس بظلام للعبید یاد نہین کیونکر
ہوسکتا ہے کہ خدا جابجا قران مجید مین اپنی بندون کو حکم بعدل فرماوے
اعدلوا ھوا قرب للتقوی وآیہ وان خفتم ان لا تعدلوا فوحدہ
وآیہ واشہدوا ذوی عدل منکم اوسپر شاہد ہے اور خود عدالت
نہیں ری مصرعہ سخن شناس نئے دلبر خطا اینست

سوال بندہ اپنے افعال کا خالق ہی تو آیہ وما تشاؤن الا ان
یشاء اللہ کا کیا جواب ہے فقط

جواب اگر بندہ خالق اپنے افعال کا نہین ہے تو آیہ فمن شاء
فلیؤمن ومن شاء فلیکفر کے کیا معنی اور اضل فرعون قومہ
اور اضلہم السامری اور قول شیطان بروز آخرت جو منقول فی
القران ہے لیس لی علیکم سلطان الا ان دعوتکم فاستجبتم لی
فلا تلوموا لی ولوموا انفسکم کیا تاویل کیجیے گا اگر آپ اتباع رحمان
سے ہین تو ارشاد رب رحیم پر عمل کیجیے اور اگر متابعت شیطان منظور ہے
تو قول شیطان رجیم کو مسلم کیجیے دیکہیے اعملوا ما شئتم انہ بما تعملون
علیم یعنی جو چاہو تم کرو حق تعالی تمہارے عمل کے ساتھہ عالم ہے اس سے
تو اختیار بدست بندگان نکلتا ہے پہر آپ تبرا وغیرہ جو نسبت خلفا کے شیعون سے
صادر ہوتا ہے اوسمین شیعون کو قصور وار کیون کہتے ہین جو مشیت خدا سے
وہ شیعہ عمل مین لاتے ہین وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ موجود ہے فقط

سوال ۳۳ حدیث اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم
بشہادہ رسالۃ المکاتیب آپ کے کتابون مین ہے اس سے صاف مذہب
اہلسنت ثابت ہے فقط

جواب ۳۳ رسالۃ المکاتیب ہو یا اصالۃ الاعاجیب ہو شیعیان اہلبیت
اطہار علیہم السلام تابع ثقلین مین ہین جو اونکی ارشاد کے مخالف کوئی روایت
ہوگی وہ ماوّل یا مطروح یا محمول تقیہ پر ہوویگے آپ اپنی کہی جب ہو
آیات قرآنی اور بیان مریدان خلیفہ اول وثانی مرتدین کا صحابی ہونا
بسبب لفظ سنکم کے ضرور ہوا تو پہر اونکی اقتدا مین اہتدا کہان رہی اور بر
فرض تسلیم کیا مالک ابن نویرہ وسعد ابن عبادہ وابی مسعود وابوذر غفاری
وحضرت سلمان فارسی صحابی نہ تہی کہ آپکے خلفانے اونسی بی ادبیان
کین اور انواع ایذا دہی بہ نسبت اونحضرت کے عمل مین لائے بلکہ اونکو
ہلاک کیا ومن قتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا
کا حفظ ہاتہہ سے دیا فقط

سوال ۳۴ یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت بشہادت
سیاق سباق ازداج کے حق مین نازل ہے اسکا کیا جواب باقی حدیث
اہل عبا سے یہہ اعتراض نہین اوٹھہ سکتا کیونکہ اوس سے اتنا ثابت ہوتا ہے
کہ وہ برکت دعای نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ
اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما بہی ہو گئے
علی ہذا القیاس ضمیر مذکر سے استدلال کرنا غلط اول تو بہی کلمہ کم جو ضمیر

مذکر ہے دوسری جا حضرت سارہ کے خطاب مین موجود ہے علاوہ برین یہہ
اعتراض خدا پر ہوگا شہادت سیاق وسباق کا جواب نہین فقط
جواب ازواج رسولخدا کے بارہ مین تو سورہ مریم مین دیکھہ لیجئے کہ
کسطرح کے کلمات عتبات حق تعالی نے فرمایا ہے ایک تو قول خدا سے
یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض ازواج نے جنکی آپ فضیلت کے درپی مین ہوا
تفسیر بیضاوی کے بہید رسولخدا کا ظاہر کردیا دوسرے یہہ کہ خدا نے اونہین
کے حق مین یہہ فرمایا کہ صغت قلوبکما یعنی برگشتہ مین دل تم دونون
کے امرواجب سے کہ وہ اطاعت رسولخدا ہے یہہ معنی ہمنی موافق تفسیر
بیضاوی کے لکہی ہین تیسرے خدا نے اونکو توبہ کرنیکو فرمایا پہر ان بد عتابون
کے ساتہہ نازل ہونا آیہ تطہیر کا اونکی شانمین بعید ہے اور لفظ اہلبیت
سے جو آپ ازواج کو داخل کیا چاہتی ہون تو موافق محاورہ اہل عرب
کے اہل بیت مین ازواج داخل نہین صواعق محرقہ مین لکھا ہے کہ زید
سے پوچہا کہ اہلبیت مین ازواج بہی ہین اونہون نے کہا کہ نہین قسم ہے
خدا کی بتحقیق کہ عورت مرد کے ساتہہ مدتون رہتی ہے جب وہ طلاق دیدیتا ہے
تو وہ اپنے باپ اور قوم کی طرف پہر آتی ہے اہلبیت رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ اولاد رسولخدا ہین سیاق وسباق سے بہی دلالت اہلبیت ہونیکے
بہ نسبت ازواج کے نہین نکلتی اسواسطے کہ خدا نے اونکے بارہ مین فرمایا
بیوتکن فرمایا ہی یہان بہی اگر اہلبیت مین داخل ہوتین تو اھل البیوت
فرماتا اور ضمیر مذکر سے جو اپنی استدلال کو غلط کہا تو یہہ غلط فہمی آپکی ہے ازواج

توہین اور معہ جناب سیدہ دس عورتین ہوئین اور مرد تین ہوی حسنین علیہما السلام اور جناب امیر علیہ السلام پہر تین مرد دس عورتون پر غالب کیسا آگئی تو ضرور ہوا کہ مرد یہان زیادہ تھے اور ایک جناب سیدہ علیہا السلام اور یہہ جو آپ نے کہا کہ برکت دعای نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ بہی داخل ہو گئی تو دیکہی روایت ابن مردویہ کو کہ ام سلمہؓ سے منقول ہی کہ وہ فرماتے ہین کہ آیۂ تطہیر نازل ہوی میرے گہر مین وسوقت میری گہر مین سات شخص تھے جبرئیل اور میکائیل اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور مین دروازہ پر تھی گہر کے مین عرض کی یا رسول اللہ مین اہلبیت سی نہین ہون حضرت نی فرمایا کہ تم نیکی پر ہو اور تم ازواج نبیؑ مین سے ہو اور صحیح ترمذی مین بہی اسیطرح لکہا ہے پس اگر مراد اہلبیت سے ازواج نبی ہوتی تو جناب ام سلمہ کہ ندرہ اہل عرب سے آگاہ تہین وہ کیون دریافت کرتین کہ مین بہی اہل بیت سے ہون اور بڑا خدا کا فضل یہہ ہوا کہ یہہ آیہ نازل ہوا گہر مین جناب ام سلمہ کے اوسوقت کہ کوی ازواج نبی مین سے اوس گہر مین موجود نہ تہین والا طہارت بہی مثل خلافت کے غصب ہو جاتی اور پہر اگر اہل بیت سے آپ کا مقصود یہہ ہی کہ جو گہر کے اندر ہووی تو پہر چاہئی کہ آپ بلی اور چوہا اور جو وحوش وطیور ہووین اون سب کو اہل بیت کہئی اور اس آیہ مین شامل کیجئی اور وہ آیہ جو شان مین حضرت سارہ کے وارد ہے وہان بہی حضرت ابرہیم اور سارہ اہل بیت اونحضرت کے مقصود ہین اور چونکہ وہان کوئی قرینہ مانع نہ تہا

سارہ کے داخل ہونیکا نہین ہے اس جہت سے ایک حضرت سارہ بہی
اوسمین داخل ہین جسطرح آیہ تطہیر مین ضمیر سنکم مین جناب فاطمہ داخل اور
یہہ شبہہ کرنا کہ آیہ تطہیر کے اگلی اور پچہلی آیتون مین تو ذکر ازواج کا ہے پہر
آیہ تطہیر سے ازواج کیونکر خارج ہوگئین تو جواب اسکا یہہ ہی کہ جو کلام
اللہ سمجہہ کے پڑہتا ہے اوسپر خوب ظاہر ہے کہ آیات مکیہ مین وہ آتین داخل
ہوگئین جو مدنیہ مین نازل ہوئین و بالعکس اور ایک قصہ کی اثنا مین
دوسرا قصہ مذکور ہوگیا ہے بلکہ بہت جگہہ معطوف اور معطوف علیہ مین
بہی فاصلہ کثیر ہوگیا ہے چنانچہ یہہ آیتین جو سورہ نور مین مذکور مین اور
آپ نے اوسمین سے سوال بالا مین بہی لکہا ہے دیکہیئے قل اطیعوا اللہ و
اطیعوا الرسول فان تولوا فانما علیہ ما حمل و علیکم ما حملتم و ان
تطیعوہ تہتدوا و ما علی الرسول الا البلاغ المبین وعد اللہ الذین
امنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف
الذین من قبلہم و لیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم و لیبدلنہم
من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا و من کفر بعد
ذلک فاولئک ہم الفاسقون و اقیموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ و اطیعوا
الرسول لعلکم ترحمون نیشاپوری و زمخشری و بیضاوی وغیرہ نے
لکہا ہے کہ اقیموا الصلوۃ کا عطف اطیعوا اللہ پر ہے حالانکہ بابین مین
کسقدر فاصلہ اور کتنی جملہ معترضہ مین لیس اسیطرح ایک آیہ تطہیر بہی
بجہت اسکی کہ آل عبا کو خصوصیت پیغمبر سے زیادہ ازواج سے ہے

یا بغرض غیرت دلانے ازواج کے کہ تم بہی کیون مشغول طاعات الہی مثل آل عبا کے نہین ہوتی ہو اور کیون نافرمانی رسول کے کرتے ہو درمیان مین اون آیتون کے آگئی ہے تو کیا مقام تعجب ہی اب خدمت مین حضرت سایل کے التماس ہے کہ سیاق اور سباق کا جواب تو آپ کو مل گیا اور اعتراضین جو آپ نے کین وہ بملاحظہ جملہ معترضہ آپکا اعتراض خدا پر ہوگا فقط

سوال الطیبات حضرت عایشہ کی شان مین نازل ہے اسکا شیعہ بہی انکار نہین کرسکتی یہہ لفظ جسقدر اونکی پاکیزگی پر دلالت کرتا ہے اوتنا فقط لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا پر دلالت نہین کرتا کیونکہ لفظ طیبات صفت مشبہ ہے جو اصلی پاکیزگی پر شاہد ہے اور یذہب ویطہر تجدد پر دلالت کرتا ہے جس سے اوتنا پاکیزہ ہونا ثابت نہین پہر کیا وجہہ ہے کہ آیہ تطہیر کے بہروسے اہل بیت کو معصوم کہو حالانکہ وہ بہی اصلی نفس ازواج کی شان مین اور عارضی ناپاکے زایل ہوجانے پر دست آویز ہے اور باعتبار آیہ الطیبات حضرت عایشہ اور سوا اونکی اور ازواج کو معصوم نہین کہتی کیونکہ جو مورد خاص ہے پر الفاظ عموم دلالت کرتی ہین فقط

جواب یہہ دعوی آپ کا بیجا ہے شیعہ تو نزول آیہ افک کو بہی درباب عایشہ نہین جانتی بلکہ ماریہ قبطیہ پر عایشہ نے تہمت کی تہی کہ وہ ہطلی رفع اوس تہمت کے یہ آیہ نازل ہوا طیبات صفت مشبہ بیشک ہے مگر یہہ لفظ صفت عایشہ کی نہین ہوسکتی یہہ صفت مشبہہ بہ نسبت عایشہ کے آپکے

صفت مشتبہ ہے اصلی کہ اصلی پاکیزگی اور عارضی پاکیزگی دونوں ادن مین
تھی کیا اصلی پاکیزگی اسی کو کہتی ہین کہ گناہون مین آدمی بھرا رہے خود
حبشیونکا ناچ دیکھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو بھی دکھادی اور
تصویر ذی روح کے بنانی سے پرہیز نکری اور گڑیونسی کھیلا کری چنانچہ
جامع الاصول مین روایت نسائی مین ترجمہ مشکوۃ عبدالحق دہلوی مین موجود
ہے کیا عارضی پاکیزگی یہی ہے کہ مبتلای طمث رہین پاکیزگی وہ ہے کہ
کسی طریق سے نجاست گرد نہ آنی پاوی سوان دونون نجاستون سے
آپکی عائشہ صاحب بری نتھین پھر کیونکر طیبات سے ہوسکتی ہین اور
تہذیب بیہاتہا استمراری تجددی پر دلالت کرتا ہی ذرا حاشیہ خطائی جو مختصر معانی پر ہی اوسے دیکھیے
کہ تجدد کے کیا معنی ہین جنہین کیا بیان کیا ہی اور اگر ایسا ہی آپکا فہم ہی تو یعلم کا صیغہ مثل یذہب ویطہر کے
کیا آپ اسمین قائل ہونگے کہ خدا کا علم جدید ہی قدیم نہین تھا جو آپ یعلم کے معنی فرمائیگا وہی ہم یذہب
ویطہر کے معنی کہینگے اور طیبات کی تفسیر مین درمیان سنی وشیعہ کے اختلاف
ہی بعضون نے عورتون کو کہا ہے اور بعضون نے کلمات کہی اگر طیبات
مقصود وہ عورتین ہین جنکو شارع نے حلال کیا ہے اور اگر یہ مقصود ہو
کہ جو عورتین پاک ہین گناہون سے وہ اون مردون کیواسطے مین
جو گناہون سے پاک ہین تو پھر زوجہ حضرت نوح پیغمبر وزوجہ حضرت لوط پیغمبر
کہ باتفاق فریقین گنہگار تھین اور عائشہ وحفصہ کہ انہون نے بھید کو
رسول خدا کے کھول دیا اور انکے اوپر عتاب سورہ تحریم مین نازل ہوا
یہان الطیبات انکی اوپر کیونکر صادق آویگا اور حضرت ابنیہ زن

فرعون کہ وہ یقیناً گناہوں سے بری تہین طیبات مین داخل رہین گے مگر فرعون کہ یقیناً کافر تہا اور طیب نہ تہا وہ طیبون مین کیونکر داخل ہو

سوال ۱۹ شرفا کی عورتون کا خاندان بوجہہ متعہ فضایل تہو تو وہ مل سکتے ہین یا نہین فقط

جواب معلوم نہین کہ عبد اللہ ابن زبیر کی مان شرفا سے تہین یا ارزال تاریخ طبری مین لکہا ہے کہ عبد اللہ ابن زبیر متعہ زادی تہے جیسا کہ اوپر بیان کیا اور قرآن مجید سے ثابت کردیا کہ متعہ قسم نکاح کی ہے پس جو حال نکاح والی کا ہے وہی حال متعہ کا ہے لیکن اہل سنت حنفی المذاہب فرماتے ہین کہ بنابر اونکے مذہب کے اونکے شرفا کی عورتین محض خرچی پر بدون نکاح ومتعہ کے مل سکتی ہین یا نہین آوا سطے کہ موافق فتوای ابو حنیفہ کے کہ درصورت دینی خرچی کے زانی وزانیہ سے حد کو ساقط کرتی ہین اونکو خوف جاری ہونے حد کا تو ہوگا نہین صاف کہہ سکتی ہونگی سوال آج توچین سے گذرتے ہے عاقبت کی خبر خدا جانے

سوال ۲۰ جو تہی متعہ مین بشہادت تفسیر منہج اللہ شیرازی رسول اللہ کا رتبہ میسر آجاتا ہے پانچوین متعہ مین خدا ہی مل سکتی ہے یا نہین فقط

جواب آپکی مذہب کی کمالات ہین ہم تو کیا معنی الملکوت تک حیران ہے بشہادت ابو منذر ابن ہشام ابن محمد ابن السایب الکلبی کتاب المثالب مین ظاہر ہوتا ہے کہ بلا مداخلت متعہ ونکاح آپ کے مذہب ایسی مفتی پیدا ہوتی کہ موافق اون کے رای کے بروایات اہل سنت وحی نازل ہونے

لگی پیغمبری کے کیا حاجت رہی بسا مان کے خدای ہاتھ لگ گئی اشعار

نیست اندر جبہ ام غیر از خدا چند جوئی در زمین و در سما ؛
خود پیغمبر شد و پیام آورد گشت خود کافر و نمود انکار ؛؛
خود کند ساز ہر گناہ کہ ہست خود کند باز توبہ استغفار ؛؛

کبھی لگی لا الہ الا انا فاعبدون کی صدا دینے لگے محی الدین عربی مقتدای سنیان کو دیکھئے کہ فصوص حکم مین ناکح و منکوحہ کو ایک جانتے ہین محشی فصوص متبین مین کہ جو لذت ملتی ہے وہ خدا کو ملتی ہے فقط اب خدای پر ظاہر ہو گیا کہ واسطے عاصی و کافر کے بہی آپ کے مذہب مین خدائی جائز ہے اور پیغمبر کو آپ کے یہان کون پوچھتا ہے اسواسطے کہ آپ کے یہان لکہا ہے کہ محی الدین خاتم الاولیا ہین اور خاتم الانبیا کو کہتے ہین کہ وہ مشکوۃ خاتم الاولیا سے احکام کو حاصل کرتے ہین معاذ اللہ من تلک الهفوات المذکورة فی الفصوص المخالفة للنصوص بہرکیف درجہ کی لفظ تفسیر ملا فتح اللہ مین ہے اوسکا ترجمہ آپ نے خلاف کیا ہے جنت مین درجات مین اور جہنم مین درکات ہین اور اسمین کچہہ شک نہین کہ شیعیان حضرات علیہم السلام بسبب طاعت اونحضرات کے احکام مین اونکی منازل مین جگہہ پاوینگی حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل آپکی یہان مشہور ہے کیا عالمون پر اس امت کے مثل اون انبیا کے وحی نازل ہوا کرتے تہی کوہ طور کی تجلی نظر آتی ہے عصا انکا اژدہا ہو جاتا ہے سراسر فہم کا قصور ہے نیت مین آپکی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۹	۱۹	مناسبت ہے کیونکہ کافر بدعتی ہین	نہایت کا کافر بدعتی	ایضاً	۹	اعمالون	اعمالیون	۷۶	۱۲	کرتے	کیا کرتے
۵۰	۲	کا اہل	غرض اہل	ایضاً	۱۷	مین فرمایا	مین بیچ تلمز	ایضاً	۱۸	کرتے ہیں	کرتے ہین
ایضاً	۱۳	نہیں	نہین ہین	۷۲	۲	داخل	داخل ہین	ایضاً	۱۹	وقصور	قصور
ایضاً	۱۶	منزل	تنزل	۷۳	۳	حضرات	حضرت				
ایضاً	۱۹	انکے	آپکے	۷۴	۹	استمراری	استمرار				
۶۱	۱۱	اول	ادس	ایضاً	۱۷	ادر	ادر خود				
۶۶	۱۰	عرب کی	عرب سے	ایضاً	۱۰	محمدک	محمدک				
				ایضاً	۱۱	اہیب	یذہب				
۶۹	۱۶	محسن	نہین	۷۵	۱۰	خرجی	اُجورے				
					۱۱	خرجی	اُجورے				
۷۰	۴	عتبات	عتاب	ایضاً	۱۷	مذہب	مذہبین				

تمت

تمت تاریخ بیست ہفتم ماہ ذالحجہ سنہ ۱۳۰۶ھ مطابق تاریخ ۱۶ ماہ اگست سنہ ۱۸۸۹ع بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج۔

اشتہار

تاجران ہر دیار و اہل مطابع عالیوقار کی خدمت فیضدرجت مین باین غرض عرض ہے کہ یہہ کتاب مشتمل بر جواب سوالات اہل سنت وجماعت خاص واسطے شیعہ لوگون کے طبع ہوئی ہے اور جناب مصنف صاحب دام برکاتہ نے حق تصنیف و تالیف راقم کو دیا ہے لہذا نسخہ مذکور مطبع ہذا مین بصرف زر کثیر بکمال جانفشانی کارپردازان مطبع کے چہپکر تیار ہوا۔ اب امید ہم پیشگان عالیشان سے یہہ ہے کہ کوئی صاحب بغیر اجازت مطبع ہذا کے قصد چہاپنے نسخہ ہذا کا نفرمائین بامید اخذ نفع نقصان نہ اوٹہائین ہان جن صاحبون کو اہل مطابع یا تاجران یا خریداران کو جسقدر نسخہ مطلوب ہون مطبع ہذا سے طلب فرمائین راقم کو مرہون منت وممنون احسان بنائین فقط المرقوم ۲۴ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳ ہجری

راقم الآثم سید عابد علی مالک مطبع